امام جعفر صادق علیہ سلام کی طرف سے اپنے شیعوں کے نام ایک عمومی خط

جس میں امام علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ:

اس خط کے مضمون سے مومنین ایک دوسرے کو آگاہ کریں

اس کی تعلیم دیں

اس پر بہت زیادہ غور وفکر کریں

اس کی بنیاد پر اپنے تعلقات کو استوار کریں

اس کی بنیاد پر اپنے معاہدوں کو انجام دیں

(آپ علیہ السلام کے پیروکار اس خط کو اپنے نماز خانوں میں لٹکاتے تھے اور واجب نمازوں کے بعد امام علیہ السلام کے اس فرمان کو پڑھتے اور اس پر عمل کرتے تھے۔ (انشاء اللہ خدا ہمیں اس خط پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔)

امام جعفر صادقؑ کی عملی میراث

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ۱۷ ربیع الاول سنہ ۸۳ ہجری کو مدینہ میں متولد ہوئے اور سنہ ۱۴۸ ہجری کو ۶۵ سال کی عمر میں شہید ہوئے (۱)۔ آپ کی تاریخ شہادت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مشہور شیعہ متقدم علماء کا نظریہ یہ ہے کہ آپ کی شہادت شوال کے مہینے میں واقع ہوئی ہے، لیکن ان منابع میں شہادت کا دن نہیں لکھا ہوا۔ جبکہ متاخر منابع میں آپ کی شہادت ۲۵ شوال ذکر ہوئی ہے۔ (۲)

مشہور کے خلاف ایک نظریہ بھی ہے جسے بحار الانوار میں مصباح کفعمی سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ ۱۵ رجب کو اس دنیا سے دار بقا کی طرف کوچ فرما گئے (۳)، لیکن محققین کے نزدیک مذکورہ کتاب میں ایسی کوئی بات نہیں ملتی۔ بعض شیعہ کتب حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب بعض علمی مکتوبات اور رسالے نقل ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض کا آپ سے منسوب ہونے میں شک وشبہ پایا جاتا ہے، لیکن ان میں سے بعض مکتوبات، شیخ کلینی کی الکافی جیسی معتبر کتاب میں بھی نقل ہوئے ہیں جس کی وجہ سے ان کے معتبر

---

(۱) مفید، الارشاد، ۱۳۷۲ش، ج ۲، ص ۱۸۰

(۲) پاکتچی، احمد، جعفر صادق، امام، دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی، ص ۱۸۷

(۳) مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۳ق، ج ۴۷، ص ۲

ہونے کا امکان زیادہ قوی ہے۔ ذیل میں ان میں سے بعض کو ذکر کیا جاتا ہے

ا۔امام جعفر صادق علیہ السلام کا اپنے اصحاب کے نام خط: یہ خط امام کے ان سفارشات پر مشتمل ہے جو آپ نے زندگی کے مختلف شعبوں کے حوالے سے اپنے پیروکاروں کے لئے ارشاد فرمائے ہیں۔ یہ خط کتاب روضہ 3 الکافی میں نقل ہوا ہے۔

اس مختصر رسالے میں اسی مکتوب کا ترجمہ قارئین کے ذوق مطالعہ کی نذر کیا جا رہا ہے۔

۲۔ رسالہ شرائع الدین بہ روایت اعمش:

یہ رسالہ اصول دین اور فروع دین کے متعلق ہے جسے ابن بابویہ نے نقل کیا ہے۔

۳۔قرآن کی تفسیر سے متعلق ایک خط کا ایک حصہ۔

۴۔اہل قیاس کے نام لکھے گئے ایک خط کا ایک حصہ جس میں آپ نے ان پر تنقید کی ہے۔

۵-**الرسالة الأهوازية:** یہ خط آپ نے اہواز کے گورنر نجاشی کو تحریر فرمایا تھا جس کا متن شہید ثانی کی کتاب "کشف الریبیة" میں آیا ہے۔

۶۔توحید المفضل یا کتاب فکر: یہ رسالہ معرفت خدا سے متعلق امام کے ارشادات کا خلاصہ ہے، جسے آپ نے مفضل بن عمر کے لئے ارشاد فرمایا تھا اور اس کتاب میں "فکر یا مفضل" (اے مفضل غور و فکر کرو) کی تکرار کی وجہ سے قدیم زمانے میں یہ کتاب "کتاب فکر" کے نام سے بھی مشہور تھی۔

۷۔رسالہ اہلیلجہ: اس رسالے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک ہندوستانی طبیب کے ساتھ خدا کے وجود کو ثابت کرنے کی غرض سے گفتگو فرمائی ہے۔ نجاشی نے اس کتاب کو بدء الخلق والحث علی الاعتبار " کے نام سے یاد کیا ہے۔

۸۔تفسیر امام صادق کے نام سے مشہور کتاب، تفسیر النعمانی۔

۹-حدیث عنوان بصری: حدیث عنوان بصری میں امام صادق علیہ السلام نے عبودیت کی تعریف کے بعد عنوان بصری نامی شخص کے لئے ریاضت نفس، بردباری اور علم و معرفت کے حوالے سے مختلف دستور العمل بیان فرمایا ہے۔

نور مرکز تحقیقات اسلام آباد (نمت) نے (۲۵ شوال المکرم ۱۴۴۱ھ) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے یوم شہادت کی مناسبت سے آپ کے اپنے پیروکاروں کے نام نصیحتوں پر مشتمل خط کا اُردو ترجمہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ یہ مکتوب کتاب روضۃ الکافی کی پہلی حدیث کے عنوان سے نقل ہوا ہے۔ اس کا متن کتاب الکافی (مطبوعہ-دار الحدیث قم) کی پندرہویں جلد سے انتخاب کیا گیا ہے جو کِتَابُ الرَّوضَة کے عنوان سے ہے۔ جو ۱۴۲۹ھ میں ۱۵ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ اس حدیث کا اُردو ترجمہ جناب حجۃ الاسلام مولانا سید حسنین عباس گردیزی کے توانا قلم سے ہوا ہے۔ فاضل مترجم کی جانب سے نمایاں

---

(۳)- پاکتچی، احمد، جعفر صادق، امام، دائرۃ المعارف بزرگ اسلامی، ص ۲۱۸، ۲۱۹

(۵)-مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۳ق، ج۱ص ۲۲۴-۲۲۶

عناوین کے ساتھ اس مکتوب میں پیش کی گئی تعلیمات کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ مکتوب ہر دور کے شیعوں اور پیروان اہل بیت کے لئے اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے، خصوصاً اس پر آشوب زمانے میں کہ جب ہر طرف دینی شبہات اور اخلاقی انحطاط پھیلا ہوا ہے۔ امسال ایک عالمی مہلک وبا (کرونا) کی وجہ سے مومنین ہمیشہ کی طرح امام جعفر صادق علیہ السلام کا یوم شہادت شایان شان طریقے سے نہیں منا سکتے، ایسے میں اس اخلاقی اور عرفانی مکتوب کا مطالعہ یقیناً اہل بیت اطہار خصوصاً امام جعفر صادق علیہم السلام کے محبین اور حقیقی پیروکاروں کی علمی اور معنوی تسکین کا باعث بنے گا۔

ڈائریکٹر "نمت" ۱۸ شوال المکرم ۱۴۴۱ھ

اپنے شیعوں کے لئے

امام جعفر صادق علیہ السلام کا دستور العمل

یہ خط حدیث کی صورت میں نقل کیا گیا ہے یہ حدیث شریف امام صادق علیہ السلام کی طرف سے تمام دنیا کے شیعوں کے نام ایک عمومی خط ہے اور اس میں امام علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ اس خط کے مضمون سے مؤمنین ایک دوسرے کو آگاہ کریں اور اس کی تعلیم دیں اور اس پر بہت زیادہ غور و فکر کریں اور اس خط کی بنیاد پر اپنے تعلقات استوار کریں اور اپنے معاہدوں کو انجام دیں۔ آپ کے پیروکار اس خط کو اپنے نماز خانوں میں لٹکاتے تھے اور واجب نمازوں کے بعد امام صادق علیہ السلام کے فرمان کو پڑھتے اور اس پر عمل کرتے تھے۔ اس حدیث کے مضمون سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ فرمان اس دور میں صادر ہوا ہے جب امام علیہ السلام کے شیعوں پر چاروں طرف سے سخت یلغار تھی، ایک طرف سے ان پر منصور عباسی کا دباؤ تھا دوسری طرف سے بنی مروان اور بنی امیہ کی دیرینہ دشمنی اور (بعض بزرگوں کے بقول) بعض علویوں کا بھی ان پر دباؤ تھا، اسی طرح امام حسن مجتبی علیہ السلام کے جاہ طلب اور تحریکیں برپا کرنے والے فرزندان کی جانب سے بھی مشکلات کا سامنا تھا۔

جیسا کہ لکھا گیا ہے کہ ان تحریک بپا کرنے والوں بنی حسن نے کئی مرتبہ امام صادق علیہ السلام کو بے ادبی اور گستاخانہ انداز سے اپنی محافل میں بیعت لینے کے لئے بلایا۔ بنابرایں اس زمانے میں حضرت امام صادق علیہ السلام سخت دباؤ اور انتہائی گھٹن کے ماحول میں زندگی گزار رہے تھے۔5

اس خط میں حضرت امام صادق علیہ السلام دوستوں اور حق کے پرستاروں کو خبردار کرتے ہیں اور ان پر حقائق کو آشکار کرتے ہیں تاکہ اس ذریعے سے دنیا کے حقیقی مسلمانوں میں فکری تحرک پیدا کر سکیں یہ بذات خود عظیم جہاد ہے اگر اس حدیث کے مختلف حصوں میں غور و خوض کیا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ یہ خط ایک ایسا دستور العمل اور اصول و ضوابط کا مجموعہ ہے جو ہر پاکیزہ مسلمان کے لئے ہے جو ہر دور اور زمانے میں ان حالات اور مشکلات سے دوچار ہو جن سے امام صادق علیہ السلام دوچار تھے یا اسے اسی گھٹن کے ماحول کا سامنا ہو اور انہی

عداوتوں اور دشمنیوں کا شکار ہونا پڑے۔ اس خط میں ایک معاشرہ کی فلاح و بہبود کے تمام مراحل کو بڑی باریک بینی سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ کلام معصوم ہے جس کے بارے میں یہ جملہ صادق آتا ہے۔

کلام الامام امام الکلام

یہ اس ہستی کا بیان ہے جو تمام علوم وفنون کا بیکراں سمندر تھی۔ یہ ایسی شخصیت کی گفتگو ہے جس نے علوم الٰہی اور علوم بشری کے تمام خزائن اور گنجینوں کے دروازے تمام دنیا والوں پر کھول دیئے اور بغیر شک وتردید ان کے ہر ہر جملے کے اندر حکمت ودانائی اور عمیق ودقیق علم ودانش کے گوہر چھپے ہوئے ہیں جس کا ایک واضح اور قیمتی نمونہ بیسویں صدی میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور اس وقت دنیا کی بڑی بڑی بہت ساری یونیورسٹیوں میں اس امام کے مکتب کے شاگردوں کے علوم اور کتابوں سے استفادہ کیا جارہا ہے لیکن ان کا نام اور ذکر نہیں کیا جاتا ہے!! اس خط میں بہت ہی جامعیت ہے لہذا ہر زمانے اور ہر قسم کے حالات میں زندگی گزارنے والے لوگوں کے لئے یکساں مفید ہے۔

امام صادق علیہ السلام کے یوم شہادت کے موقع پر امام کے پیروکاروں کے استفادہ کے لئے اس کا عربی متن اور ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔ یہ حدیث مبارکہ بہت ساری معتبر اسلامی کتب میں نقل کی گئی ہے ان میں سے مشہور محدث ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی (قدس سرہ) نے اپنی معروف کتاب روضۃ الکافی میں اسے پہلی حدیث کے عنوان سے ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کے راوی درج ذیل ہیں:

۱)۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن فضال سے اور اس نے حفص المؤذن سے اور اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے۔

۲)۔ محمد بن اسماعیل ابن بزیع نے محمد بن سنان سے اور اس نے اسماعیل بن جابر سے اور اس نے حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام، جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے۔

۳)۔ حسن بن محمد نے جعفر بن محمد بن مالک کوفی سے اور اس نے قاسم بن ربیع صحاف سے اور اس نے اسماعیل بن مخلد سراج اور اس نے جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے اس حدیث کو نقل کیا ہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

أَمَّا بَعْدُ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمُ الْعَافِيَةَ وَعَلَيْكُمْ بِالدَّعَةِ وَالْوَقَارِ وَ السَّكِينَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْحَيَاءِ وَ التَّنَزُّهِ عَمَّا تَنَزَّهَ عَنْهُ الصَّالِحُونَ قَبْلَكُمْ۔

اپنے رب سے صحت وعافیت طلب کرو، وقار وسکون کے ساتھ زندگی گزارو، شرم وحیا کو اپنا شعار بناؤ اور جن باتوں سے تم سے پہلے والے نیک وصالح افراد نے پرہیز کیا تم بھی ان سے پرہیز کرو۔ 7

اہل باطل کے ساتھ طرز عمل

وَعَلَيْكُمْ بِمُجَامَلَةِ أَهْلِ الْبَاطِلِ تَحَمَّلُوا الضَّيْمَ مِنْهُمْ وَإِيَّاكُمْ وَ مُمَاظَّتَهُمْ دِينُوا فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ إِذَا أَنْتُمْ جَالَسْتُمُوهُمْ وَخَالَطْتُمُوهُمْ وَنَازَعْتُمُوهُمُ الْكَلَامَ فَإِنَّهُ لَا بُدَّ لَكُمْ مِنْ مُجَالَسَتِهِمْ وَ مُخَالَطَتِهِمْ وَ

مُنَازَعَتِهِمُ الْكَلَامَ بِالتَّقِيَّةِ الَّتِي أَمَرَكُمُ اللهُ أَنْ تَأْخُذُوا بِهَا فِيمَا بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ فَإِذَا ابْتُلِيتُمْ بِذَلِكَ مِنْهُمْ فَإِنَّهُمْ سَيُؤْذُونَكُمْ وَ تَعْرِفُونَ فِي وُجُوهِهِمُ الْمُنْكَرَ وَلَوْلَا أَنَّ اللهَ تَعَالَى يَدْفَعُهُمْ عَنْكُمْ لَسَطَوْا بِكُمْ وَمَا فِي صُدُورِهِمْ مِنَ الْعَدَاوَةِ وَالْبَغْضَاءِ أَكْثَرُ مِمَّا يُبْدُونَ لَكُمْ

آپ پر لازم ہے کہ اہل باطل کے ساتھ نرم رویہ اپناؤ ان کے ظلم وستم پر صبر کرو اور ان سے مقابلے اور مخالفت سے اجتناب کرو۔ ان سے میل ملاپ، نشست و برخاست اور معاشرت قائم رکھو لیکن اپنی باتوں کو ان سے مخفی رکھو اور تقیہ اختیار کرو کیونکہ تمہارے لئے اللہ کا حکم یہی ہے۔ اس دوران وہ تمہیں اذیت وآزار پہنچائیں گے آپ کے بارے میں ان کی نفرت آپ ان کے چہروں سے پہچان لیں گے پھر بھی آپ نے ان سے نبھا کرنا ہے اور ان کے ظلم وستم پر صبر کرنا ہے۔ اگر اللہ تعالی ان کے شر کو آپ سے دور نہ کرتا تو تم پر مسلط ہو گئے ہوتے؛ کیونکہ ان کے دلوں میں تمہارے بارے میں جو بغض وکینہ موجزن ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جس کا اظہار وہ اپنے منہ سے کرتے ہیں۔

تمہارے اور اہل باطل کے درمیان فرق

مَجَالِسُكُمْ وَمَجَالِسُهِمْ وَاحِدَةٌ وَأَرْوَاحُكُمْ وَأَرْوَاحُهُمْ مُخْتَلِفَةٌ لَا تَأْتَلِفُ لَا تُحِبُّونَهُمْ أَبَداً وَلَا يُحِبُّونَكُمْ غَيْرَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى أَكْرَمَكُمْ بِالْحَقِّ وَبَصَّرَكُمُوهُ وَلَمْ يَجْعَلْهُمْ مِنْ أَهْلِهِ-8

تمہاری مجالس ومحافل ان کے ساتھ یکساں اور ایک جیسی ہیں لیکن تمہاری روحیں ان سے قطعا مختلف ہیں نہ آپ انہیں دوست رکھتے ہیں اور نہ وہ آپ کو۔ اللہ سبحانہ وتعالی نے تمہیں حق وحقیقت سے آگاہی دے کر عزت عطا کی ہے اور تمہیں بصیرت اور دور اندیشی سے نوازا ہے اور ان کو اس سے محروم رکھا۔

مخالفین کی بدسلوکی پر صبر

فَتُجَامِلُونَهُمْ وَتَصْبِرُونَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا مُجَامَلَةَ لَهُمْ وَلَا صَبْرَ لَهُمْ عَلَى شَيْءٍ وَحِيَلُهُمْ وَسْوَاسُ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ فَإِنَّ أَعْدَاءَ اللهِ إِنِ اسْتَطَاعُوا صَدُّوكُمْ عَنِ الْحَقِّ فَيَعْصِمُكُمُ اللهُ مِنْ ذَلِكَ فَاتَّقُوا اللهَ وَكُفُّوا أَلْسِنَتَكُمْ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ

انہیں نہ تو تم سے تعلقات قائم کرنے سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ وہ تمہیں برداشت کر سکتے ہیں وہ اپنے تمام حیلے اور مکر وفریب بروئے کار لائیں گے تاکہ تمہیں حق وحقیقت سے روکیں اور حق کی معرفت سے دور رکھیں لیکن اللہ تعالی نے تمہیں ان سب کینہ توزیوں سے محفوظ رکھا ہے پس تم تقوی اختیار کرو اور اپنی زبانوں پر خیر وبھلائی کی باتوں کے اور کچھ جاری نہ کرو۔

زبان کے گناہوں سے پرہیز

وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُزْلِقُوا أَلْسِنَتَكُمْ بِقَوْلِ الزُّورِ وَالْبُهْتَانِ وَالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ فَإِنَّكُمْ إِنْ كَفَفْتُمْ أَلْسِنَتَكُمْ عَمَّا يَكْرَهُهُ اللهُ مِمَّا نَهَاكُمْ عَنْهُ كَانَ خَيْراً لَكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ مِنْ أَنْ تُزْلِقُوا أَلْسِنَتَكُمْ بِهِ فَإِنَّ زَلْقَ اللِّسَانِ فِيمَا يَكْرَهُ

اللّٰهُ وَ مَا يَنْهَى عَنْهُ مَرْدَاةٌ - لِلْعَبْدِ عِنْدَ اللّٰهِ وَ مَقْتٌ مِنَ اللّٰهِ وَ صَمٌّ وَ عَمًى وَ بَكْمٌ يُورِثُهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَتَصِيرُوا كَمَا قَالَ اللّٰهُ - صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ - يَعْنِي لَا يَنْطِقُونَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ

-تم اپنی زبانوں کو ہرگز تہمت، الزام تراشی، جھوٹ وافتراء، گالم گلوچ، دشمنی اور عداوت کی باتوں سے آلودہ نہ کرو؛ کیونکہ اللہ تعالی کے نزدیک اپنی زبان کو نہی شدہ باتوں سے بچانا بہت بہتر اور پسندیدہ ہے اور بدزبانی کی قیامت میں سزا چہرے کا سیاہ ہونا، بہرا ہونا، گونگا ہونا اور اندھا ہونا ہے۔ بدزبانی قرآن کی اس آیت (صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ) کا مصداق ہے۔ قیامت کے دن بدزبان افراد کو بات کرنے کی اجازت نہیں ہوگی اور نہ وہ اپنی بداعمالیوں اور برے کردار پر معافی طلب کرسکیں۔

صرف حق بات زبان پر جاری کریں

وَإِيَّاكُمْ وَمَا نَهَاكُمُ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ تَرْكَبُوهُ وَعَلَيْكُمْ بِالصَّمْتِ إِلَّا فِيمَا يَنْفَعُكُمُ اللّٰهُ بِهِ مِنْ أَمْرِ آخِرَتِكُمْ وَيَأْجُرُكُمْ عَلَيْهِ -

جہاں تک ہوسکے گناہوں کے ارتکاب اور برائیوں سے دوری اختیار کریں تم پر سکوت اور خاموشی اختیار کرنا ضروری ہے صرف وہی بات کریں جس کے کرنے کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے۔

تسبیح وتقدیس اور ذکر کی کثرت

وَأَكْثِرُوا مِنَ التَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ وَالتَّسْبِيحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالتَّضَرُّعِ إِلَيْهِ وَالرَّغْبَةِ فِيمَا عِنْدَهُ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي لَا يَقْدِرُ قَدْرَهُ وَلَا يَبْلُغُ كُنْهَهُ أَحَدٌ

یہ بہرے، گونگے (اور) اندھے ہیں پس وہ (راہِ راست کی طرف) نہیں لوٹیں گے۔ (سورہ بقرہ، آیت (۱۸)

حق تعالی کے ذکر، تسبیح وتقدیس، حمد وستائش اور دعا ومناجات اور بارگاہ الٰہی میں تضرع وزاری میں اضافہ کریں اور اس کی نعمتوں کی طرف ذوق وشوق کے ساتھ آگے بڑھیں جن کی قدر وقیمت سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا اور اس کے سوا ان کی حقیقت اور انتہا کو بھی کوئی نہیں جانتا۔

فضول اور بے ہودہ باتوں سے اجتناب

فَاشْغَلُوا أَلْسِنَتَكُمْ بِذَلِكَ عَمَّا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ أَقَاوِيلِ الْبَاطِلِ الَّتِي تُعْقِبُ أَهْلَهَا خُلُودًا فِي النَّارِ مَنْ مَاتَ عَلَيْهَا وَلَمْ يَتُبْ إِلَى اللّٰهِ وَلَمْ يَنْزِعْ عَنْهَا وَعَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ فَإِنَّ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يُدْرِكُوا نَجَاحَ الْحَوَائِجِ عِنْدَ رَبِّهِمْ بِأَفْضَلَ مِنَ الدُّعَاءِ وَالرَّغْبَةِ إِلَيْهِ وَالتَّضَرُّعِ إِلَى اللّٰهِ وَالْمَسْأَلَةِ لَهُ فَارْغَبُوا فِيمَا رَغَّبَكُمُ اللّٰهُ فِيهِ وَأَجِيبُوا اللّٰهَ إِلَى مَا دَعَاكُمْ إِلَيْهِ لِتُفْلِحُوا وَتَنْجُوا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ -

پس تمہیں اپنی زبانوں کو مذکورہ باتوں میں مشغول رکھو اور جن بیہودہ اور فضول باتوں سے اللہ نے منع فرمایا ہے اور جو دائما عذاب جہنم کا باعث ہیں ان سے بچو؛ اگر کوئی توبہ کئے بغیر مر گیا تو۔ تمہیں خدا سے راز و نیاز اور دعا و مناجات کی تاکید کرتا ہوں کیونکہ مسلمانوں کی حاجات اور آرزوں کے پورا ہونے کے لئے اللہ کی حمد و ثنا، دعا، اس کی بارگاہ میں آہ و زاری اور اس کی طرف رجوع بہترین وسیلہ ہے۔ جن باتوں کی طرف اس نے تمہیں بلایا ہے ان کی جانب جلدی سے آگے بڑھو اور جن چیزوں سے اس نے منع کیا ہے ان سے باز رہو تا کہ اللہ تعالی کے عذاب سے نجات پا سکو اور فلاح و کامیابی حاصل کر سکو۔ 11

محرمات سے پرہیز

وَإِيَّاكُمْ أَنْ تَشْرَدَ أَنْفُسُكُمْ إِلَى شَيْءٍ مِمَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْكُمْ فَإِنَّهُ مَنِ انْتَهَكَ مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ هَاهُنَا فِي الدُّنْيَا حَالَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا وَلَذَّتِهَا وَ كَرَامَتِهَا الْقَائِمَةِ الدَّائِمَةِ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ أَبَدَ الْآبِدِينَ

حرام الہی کی طرف اپنے نفس کو بڑھنے سے روکو کیونکہ جو بھی دنیا میں محرمات سے پرہیز نہ کرے وہ اللہ تعالی کی دائمی نعمتوں اور لذتوں سے محروم رہے گا جو اہل بہشت سے مختص ہیں۔

دنیا کی عارضی لذتیں یا آخرت کی ابدی نعمتیں

وَاعْلَمُوا أَنَّهُ بِئْسَ الْحَظُّ الْخَطَرُ لِمَنْ خَاطَرَ اللهَ بِتَرْكِ طَاعَةِ اللهِ وَرُكُوبِ مَعْصِيَتِهِ فَاخْتَارَ أَنْ يَنْتَهِكَ مَحَارِمَ اللهِ فِي لَذَّاتِ دُنْيَا مُنْقَطِعَةٍ زَائِلَةٍ عَنْ أَهْلِهَا عَلَى خُلُودِ نَعِيمٍ فِي الْجَنَّةِ وَلَذَّاتِهَا وَ كَرَامَةِ أَهْلِهَا وَيْلٌ لِأُولَئِكَ مَا أَخْيَبَ حَظَّهُمْ وَ أَخْسَرَ كَرَّتَهُمْ وَ أَسْوَأَ حَالَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اسْتَجِيرُوا اللهَ أَنْ يُجِيرَكُمْ فِي مِثَالِهِمْ أَبَداً وَأَنْ يَبْتَلِيَكُمْ بِمَا ابْتَلَاهُمْ بِهِ وَلَا قُوَّةَ لَنَا وَلَكُمْ إِلَّا بِهِ۔

آگاہ رہو! دائمی نعمتوں کے ہاتھ سے کھو دینے کی قیمت پر گناہوں کا ارتکاب اور نافرمانی خدا کوئی عقلمندی نہیں ہے۔ پس کوئی دنیاوی لذتوں کی خاطر جو عارضی اور جلد زائل ہونے والی ہیں؟ اللہ کے محرمات کا ارتکاب کرے اور جنت میں ابدی نعمتوں سے محروم ہو جائے۔ صد افسوس ہے ایسے افراد کی حالت پر جو قیامت کے دن سب سے زیادہ گھاٹا اٹھانے والے اور بدنام ترین افراد ہوں گے۔ تم اس بات سے اللہ سے پناہ طلب کرو کہ قیامت والے دن خسارہ اٹھانے والے اور بدنام ترین افراد میں سے تمہارا شمار ہو۔ اللہ تعالی سے پناہ چاہو کہ تمہیں ایسی صورتحال سے دو چار نہ فرمائے اور ایسے مقامات پر اپنی حفظ و امان عطا فرمائے کیونکہ تمہاری اور میری طاقت و قدرت کا سرچشمہ خدا کی لازوال قدرت و توانائی ہے۔

نعمات الہی پر شکر

فَاتَّقُوا اللهَ أَيَّتُهَا الْعِصَابَةُ النَّاجِيَةُ إِنْ أَتَمَّ اللهُ لَكُمْ مَا أَعْطَاكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ لَا يَتِمُّ الْأَمْرُ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي دَخَلَ عَلَى الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَحَتَّى تُبْتَلَوْا فِي أَنْفُسِكُمْ وَ أَمْوَالِكُمْ وَحَتَّى تَسْمَعُوا مِنْ أَعْدَاءِ اللهِ أَذًى كَثِيراً فَتَصْبِرُوا وَتَعْرُكُوا بِجُنُوبِكُمْ وَحَتَّى يَسْتَذِلُّوكُمْ وَيُبْغِضُوكُمْ وَحَتَّى يُحَمِّلُوا عَلَيْكُمُ الضَّيْمَ

فَتَحَمَّلُوا مِنْهُمْ تَلْتَمِسُونَ بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ وَالدَّارَ الآخِرَةَ

اے نجات پانے والو! اللہ تعالی کی عنایتوں اور عطیات کے مقابلے میں متقی اور پرہیز گار بنو کیونکہ ان نعمتوں میں اس وقت اضافہ اور بڑھاوا ہوتا ہے جب تم اپنے سے پہلے والے صالحین کی طرح صبر وشکر اختیار کرو گے پھر تم پر یہ نعمتیں پوری ہوں گی۔ یہاں تک کہ تمہیں جان ومال کے ذریعے آزمایا جائے گا تمہیں اللہ کے دشمنوں کی جانب سے بہت زیادہ اذیتیں اور تکلیفیں پہنچائی جائیں گی لیکن تم صبر سے کام لینا اور دشمن کے مقابلے پر بے اعتنائی دکھانا ہر قسم کی دشمنیوں، اذیتوں، تکلیفوں اور ہر طرح کے دباو کو برداشت کرنا اور اطمنان رکھنا کہ تمہاری جزا رضائے خدا اور آخرت کا گھر ہے۔13

اللہ کے دشمنوں کی عداوتوں کے مقابلے پر صبر

وَحَتَّى تَكْظِمُوا الْغَيْظَ الشَّدِيدَ فِي الأَذَى فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْتَرِمُونَهُ إِلَيْكُمْ وَحَتَّى يُكَذِّبُوكُمْ بِالْحَقِّ وَيُعَادُوكُمْ فِيهِ وَيُبْغِضُوكُمْ عَلَيْهِ فَتَصْبِرُوا عَلَى ذَلِكَ مِنْهُمْ وَمِصْدَاقُ ذَلِكَ كُلِّهِ فِي كِتَابِ اللهِ الَّذِي أَنْزَلَهُ جَبْرَئِيلُ (عَلَيْهِ السَّلام) عَلَى نَبِيِّكُمْ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِه) سَمِعْتُمْ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّكُمْ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِه) فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَى مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا فَقَدْ كُذِّبَ نَبِيُّ اللهِ وَالرُّسُلُ مِنْ قَبْلِهِ وَأُوذُوا مَعَ التَّكْذِيبِ بِالْحَقِّ.

خدا کے دشمن راہ حق کے قبول کرنے پر تمہیں مجرم اور گناہگار سمجھتے ہیں اور تمہارے عقائد ونظریات کا شدت سے انکار کرتے ہیں اور تمہارے ساتھ بغض وعداوت رکھتے ہیں اس کے باوجود تم صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا کیونکہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں اپنے رسول کو یوں پیغام دیا ہے: "آپ صبر کریں جس طرح آپ سے پہلے اولوالعزم انبیاء نے صبر کیا ہے اور نفرین کرنے میں جلدی نہ کریں"۔(۷) ایک دوسرے مقام پر اللہ اپنے پیغمبر سے ارشاد فرماتا ہے: "اگر وہ تمہاری رسالت کا انکار کر رہے ہیں تو آپ سے پہلے پیغمبروں کا بھی لوگوں نے انکار کیا ہے اور ان کو بھی جھٹلایا ہے"۔ اس بنا پر تم لوگ جھوٹے الزامات، ناروا تہمتوں اور اذیتوں اور تکلیفوں کے مقابلے پر صبر کرنا؛ کیونکہ سابقہ انبیا نے جھوٹے بھی الزامات کا سامنا کیا اور آزار واذیتوں کو برداشت کیا۔ (۸)

---

(۷)۔سورہ احقاف، آیت ۳۵

(۸)۔سورہ انعام، آیت ۳۴

جہنم کی طرف بلانے والے رہبر

فَإِنْ سَرَّكُمْ أَمْرُ اللهِ فِيهِمُ الَّذِي خَلَقَهُمْ لَهُ فِي الأَصْلِ [أَصْلِ الْخَلْقِ] مِنَ الْكُفْرِ الَّذِي سَبَقَ فِي عِلْمِ اللهِ أَنْ

يَخْلُقَهُمْ لَهُ فِي الأَصْلِ وَمِنَ الَّذِينَ سَمَّاهُمُ اللهُ فِي كِتَابِهِ فِي قَوْلِهِ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ فَتَدَبَّرُوا هَذَا وَاعْقِلُوهُ وَلا تَجْهَلُوهُ فَإِنَّهُ مَنْ يَجْهَلْ هَذَا وَأَشْبَاهَهُ مِمَّا افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ فِي كِتَابِهِ مِمَّا أَمَرَ اللهُ بِهِ وَنَهَى عَنْهُ تَرَكَ دِينَ اللهِ وَرَكِبَ مَعَاصِيَهُ فَاسْتَوْجَبَ سَخَطَ اللهِ فَأَكَبَّهُ اللهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ .

اس صبر وتحمل میں جو بات تمہارے لئے خوشی کا باعث ہے وہ یہ کہ اس طرح کے افراد میں روز ازل سے ہی کفر کی طرف میلان اور جھکاؤ ان کی خلقت اور خمیر میں شامل ہے۔ یہ وہ افراد ہیں جن کے بارے میں ذات حق نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: "یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں۔"؟(۹) اس کلام اور گفتگو کے بارے میں غور وفکر کریں اپنی عقل وخرد کو بروئے کار لائیں اور اپنے آپ کو جہالت ونادانی کا شکار نہ ہونے دیں کیونکہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں جو کچھ واجب کیا ہے اور جو امر ونہی فرمایا ہے اس کو صحیح اور درست نہ سمجھنا اللہ کی ناراضگی کا موجب ہے اور جہنم میں جھونکے جانے کا باعث ہے۔

(۹)۔سورہ قصص، آیت ۴۱

قرآن کو سمجھنے کیلئے اس کے عالموں اور سمجھنے والوں کی طرف رجوع کریں

وَقَالَ أَيَّتُهَا الْعِصَابَةُ الْمَرْحُومَةُ الْمُفْلِحَةُ إِنَّ اللهَ أَتَمَّ لَكُمْ مَا آتَاكُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ عِلْمِ اللهِ وَلا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ يَأْخُذَ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ فِي دِينِهِ بِهَوًى وَلا رَأْيٍ وَلا مَقَايِيسَ قَدْ أَنْزَلَ اللهُ الْقُرْآنَ وَجَعَلَ فِيهِ تِبْيَانَ كُلِّ شَيْءٍ وَجَعَلَ لِلْقُرْآنِ وَلِتَعَلُّمِ الْقُرْآنِ أَهْلاً لا يَسَعُ أَهْلَ عِلْمِ الْقُرْآنِ الَّذِينَ آتَاهُمُ اللهُ عِلْمَهُ أَنْ يَأْخُذُوا فِيهِ بِهَوًى وَلا رَأْيٍ وَلا مَقَايِيسَ أَغْنَاهُمُ اللهُ عَنْ ذَلِكَ بِمَا آتَاهُمْ مِنْ عِلْمِهِ وَخَصَّهُمْ بِهِ وَوَضَعَهُ عِنْدَهُمْ كَرَامَةً مِنَ اللهِ أَكْرَمَهُمْ بِهَا وَهُمْ أَهْلُ الذِّكْرِ الَّذِينَ أَمَرَ اللهُ هَذِهِ الأُمَّةَ بِسُؤَالِهِمْ وَهُمُ الَّذِينَ مَنْ سَأَلَهُمْ وَقَدْ سَبَقَ فِي عِلْمِ اللهِ أَنْ يُصَدِّقَهُمْ وَيَتَّبِعَ أَثَرَهُمْ أَرْشَدُوهُ وَأَعْطَوْهُ مِنْ عِلْمِ الْقُرْآنِ مَا يَهْتَدِي بِهِ إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ وَإِلَى جَمِيعِ سُبُلِ الْحَقِّ وَهُمُ الَّذِينَ لا يَرْغَبُ عَنْهُمْ وَعَنْ مَسْأَلَتِهِمْ وَعَنْ عِلْمِهِمُ الَّذِي أَكْرَمَهُمُ اللهُ بِهِ وَجَعَلَهُ عِنْدَهُمْ إِلا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ فِي عِلْمِ اللهِ الشَّقَاءُ فِي أَصْلِ الْخَلْقِ تَحْتَ الأَظِلَّةِ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ يَرْغَبُونَ عَنْ سُؤَالِ أَهْلِ الذِّكْرِ وَالَّذِينَ آتَاهُمُ اللهُ عِلْمَ الْقُرْآنِ وَوَضَعَهُ عِنْدَهُمْ وَأَمَرَ بِسُؤَالِهِمْ .

اے رحمت کیا گیا اور فلاح پانے والا گروہ، اللہ تعالی نے نعمتوں اور ہر قسم کی خیر وبھلائی کو تم پر تمام کر دیا ہے اور جان لو کہ اللہ تعالی نے ہوا و ہوس، ذاتی رائے اور باطل قیاس کو دین میں داخل کرنے کا کوئی حکم نہیں دیا ہے۔ اللہ تعالی نے ہر چیز کو قرآن میں کھول کر اور واضح انداز میں بیان کر دیا ہے اور قرآن کے مکمل علم کو اس کے اہل کے اختیار میں دیا ہے ان کے اختیار میں دیا ہے جن پر ذاتی آراء اور ناجائز قیاس کا کوئی اثر نہیں ہوتا ہے اللہ تعالی ان افراد کو قرآن کے بے مثل علم کے ذریعے سے غنی اور انہیں لوگوں سے بے نیاز کر دیا ہے اور تمام لوگوں کو علوم قرآن اور تفسیر قرآن کے لئے ان کا محتاج بنا دیا ہے۔ اب لوگوں پر لازم ہے کہ وہ قرآن کے ان عالموں اور سمجھنے والوں کی طرف رجوع کریں ان کے قول کو تسلیم کریں اور ان کی پیروی کریں کیونکہ اللہ تعالی نے ہدایت کے تمام طریقوں اور پہلوؤں سے ان کو آگاہ کیا ہے

لوگوں کو ان سے دوری اختیار نہیں کرنا چاہیے۔

ذاتی رائے اور قیاس کا دین میں کوئی عمل دخل نہیں

وَأُولَئِكَ الَّذِينَ يَأْخُذُونَ بِأَهْوَائِهِمْ وَآرَائِهِمْ وَمَقَايِيسِهِمْ حَتَّى دَخَلَهُمُ الشَّيْطَانُ لأَنَّهُمْ جَعَلُوا أَهْلَ الإِيمَانِ فِي عِلْمِ الْقُرْآنِ عِنْدَ اللهِ كَافِرِينَ وَجَعَلُوا أَهْلَ الضَّلالَةِ فِي عِلْمِ الْقُرْآنِ عِنْدَ اللهِ مُؤْمِنِينَ وَحَتَّى جَعَلُوا مَا أَحَلَّ اللهُ فِي كَثِيرٍ مِنَ الأَمْرِ حَرَاماً وَجَعَلُوا مَا حَرَّمَ اللهُ فِي كَثِيرٍ مِنَ الأَمْرِ حَلالا فَذَلِكَ أَصْلُ ثَمَرَةِ أَهْوَائِهِمْ۔

مگر وہ لوگ جو ازل سے علم الٰہی میں شقی ہیں نیز وہ گروہ جو قرآن سے آگاہ اور اس کا علم رکھنے والوں کی پیروی اتباع سے دور رہا ہے اور اس نے مخالف راستہ چن لیا، باطل نظریہ اور غلط قیاس کی پیروی کی اور شیطان کے راستے پر چل پڑا یہاں تک کہ اس نے قرآن کا راسخ علم رکھنے والوں کو کافر گردانا اور گمراہوں اور بے عقلوں اور قرآن کے علم سے بے بہرہ افراد کو مؤمن قرار دیا۔ اس گروہ نے ناجائز طور پر کتاب اللہ میں دخل اندازی کر کے کتنے زیادہ حلال خدا کو حرام اور حرام الٰہی کو حلال قرار دیا۔

قرآن اور اہل بیتؑ کی اطاعت

وَقَدْ عَهِدَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِه) قَبْلَ مَوْتِهِ فَقَالُوا نَحْنُ بَعْدَ مَا قَبَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَهُ يَسَعُنَا أَنْ نَأْخُذَ بِمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ رَأْيُ النَّاسِ بَعْدَ مَا قَبَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَهُ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِه) وَبَعْدَ عَهْدِهِ الَّذِي عَهِدَهُ إِلَيْنَا وَأَمَرَنَا بِهِ مُخَالِفاً لِلهِ وَلِرَسُولِهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِه) فَمَا أَحَدٌ أَجْرَأَ عَلَى اللهِ وَلا أَبْيَنَ ضَلالَةً مِمَّنْ أَخَذَ بِذَلِكَ وَزَعَمَ أَنَّ ذَلِكَ يَسَعُهُ وَاللهِ إِنَّ لِلهِ عَلَى خَلْقِهِ أَنْ يُطِيعُوهُ وَيَتَّبِعُوا أَمْرَهُ فِي حَيَاةِ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِه) وَبَعْدَ مَوْتِهِ هَلْ يَسْتَطِيعُ أُولَئِكَ أَعْدَاءُ اللهِ أَنْ يَزْعُمُوا أَنَّ أَحَداً مِمَّنْ أَسْلَمَ مَعَ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِه) أَخَذَ بِقَوْلِهِ وَرَأْيِهِ وَمَقَايِيسِهِ فَإِنْ قَالَ نَعَمْ فَقَدْ كَذَبَ عَلَى اللهِ وَضَلَّ ضَلالا بَعِيداً وَإِنْ قَالَ لا لَمْ يَكُنْ لأَحَدٍ أَنْ يَأْخُذَ بِرَأْيِهِ وَهَوَاهُ وَمَقَايِيسِهِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْحُجَّةِ عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ مِمَّنْ يَزْعُمُ أَنَّ اللهَ يُطَاعُ وَيُتَّبَعُ أَمْرُهُ بَعْدَ قَبْضِ رَسُولِ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِه)۔

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رحلت سے قبل ان سے عہد لیا تھا اور انہوں نے اسے قبول کیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قرآن و اہل قرآن جو کہ ان کے اہل بیت ہیں، سے جدا نہیں ہوں گے لیکن ان تمام عہد و پیمان کے باوجود وہ کتاب اللہ اور اہل بیت رسول کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور اس گروہ سے بڑھ کر کوئی بھی اللہ کا نافرمان نہیں ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت میں قیام کیا ہو۔ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: "خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور پیروی ان کی زندگی میں اور موت کے بعد بھی سب پر واجب ہے"۔ کیا قرآن کے مقابلے پر باطل افکار، کج اندیشیوں اور یاوہ گویوں کی پیروی کرنا چاہیے؟ ایسے افراد

اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں اور سخت اور نہ ختم ہونے والی گمراہی ان کے حصے میں ہے۔

رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت زندگی اور وفات کے بعد

وَقَدْ قَالَ اللهُ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ وَما مُحَمَّدٌ إِلا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ ماتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلى أَعْقابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللهَ شَيْئاً وَسَيَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِينَ وَذٰلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللهَ يُطاعُ وَيُتَّبَعُ أَمْرُهُ فِي حَياةِ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِه) وَبَعْدَ قَبْضِ اللهِ مُحَمَّداً (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِه) وَكَما لَمْ يَكُنْ لأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مَعَ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِه) أَنْ يَأْخُذَ بِهَواهُ وَلا رَأْيِهِ وَلا مَقايِيسِهِ خِلافاً لأَمْرِ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِه) فَكَذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ لأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِه) أَنْ يَأْخُذَ بِهَواهُ وَلا رَأْيِهِ وَلا مَقايِيسِهِ.

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

محمد (سلام اللہ علیہ) اللہ کے رسول ہیں اور ان سے پہلے بھی پیغمبر تھے، کیا جب محمد (ص) اس دنیائے فانی سے چلے جائیں گے تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور اپنے آباء واجداد کے دین پر پلٹ جاؤ گے، ایسا کرنے سے تم خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گے، نیک اور اچھی جزا تو ثابت قدم رہنے والوں اور حمد وستائش کرنے والوں کے لئے ہے۔

اس آیت کا واضح اور صریح مفہوم اللہ تعالی کی اطاعت، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور ان کی رحلت کے بعد اطاعت اور پیروی ہے، اس صورت میں یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے ساتھ ہی قرآن کو ترک کر دیا جائے اور کمزور عقائد اور باطل افکار قرآن کی جگہ لے لیں؟

تقیہ کے لئے مستحبات کو ترک کرنا

وَقَالَ دَعُوا رَفْعَ أَيْدِيكُمْ فِي الصَّلاةِ إِلا مَرَّةً وَاحِدَةً حِينَ تُفْتَتَحُ الصَّلاةُ فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ شَهَرُوكُمْ بِذٰلِكَ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلا بِاللهِ.

نماز کے آغاز میں ایک سے زیادہ مرتبہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر نہ لیں جائیں کیونکہ (مستحب سات تکبیروں کے ذریعے) دشمن تمہیں پہچان لیں گے۔

بارگاہ الٰہی میں کثرت سے دعا ومناجات کی تاکید

وَقَالَ أَكْثِرُوا مِنْ أَنْ تَدْعُوا اللهَ فَإِنَّ اللهَ يُحِبُّ مِنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَدْعُوهُ وَقَدْ وَعَدَ اللهُ عِبَادَهُ الْمُؤْمِنِينَ بِالاسْتِجَابَةِ وَاللهُ مُصَيِّرٌ دُعَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُمْ عَمَلاً يَزِيدُهُمْ بِهِ فِي الْجَنَّةِ.

بارگاہ رب العزت میں زیادہ سے زیادہ راز و نیاز کریں کیونکہ اللہ تعالی دعا ومناجات کرنے والے مؤمنین کو دوست رکھتا ہے اور ان کی دعاؤں کو قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور قیامت کے دن بہشت میں مؤمنین کی دعاؤں کو ان کے اعمال کے ثواب میں اضافہ فرمائے گا۔

ہروقت یادالٰہی

فَأَكْثِرُوا ذِكْرَ اللهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ فِي كُلِّ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَإِنَّ اللهَ أَمَرَ بِكَثْرَةِ الذِّكْرِ لَهُ وَاللهُ ذَاكِرٌ لِمَنْ ذَكَرَهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ لَمْ يَذْكُرْهُ أَحَدٌ مِنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ إِلا ذَكَرَهُ بِخَيْرٍ فَأَعْطُوا اللهَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ الاجْتِهَادَ فِي طَاعَتِهِ فَإِنَّ اللهَ لا يُدْرَكُ شَيْءٌ مِنَ الْخَيْرِ عِنْدَهُ إِلا بِطَاعَتِهِ وَاجْتِنَابِ مَحَارِمِهِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ فِي ظَاهِرِ الْقُرْآنِ وَبَاطِنِهِ

جتنا ہو سکے دن اور رات کے تمام اوقات میں اللہ تعالی کا ذکر کرو اور خدا کو یاد کرو تا کہ وہ بھی تمہیں یاد فرمائے، جان لیں کہ جو بھی خدا کو پکارتا ہے اس کے بدلے اللہ اپنے انعامات اس کے شامل حال فرماتا ہے نیکیاں امر الٰہی کی اطاعت اور پیروی کے بغیر کسی کے نصیب نہیں ہوتیں جن چیزوں کو قرآن میں واضح طور پر یا باطنی طور پر حرام قرار دیا ہے ان کے انجام دینے سے پرہیز کریں۔

اللہ کے نزدیک گمراہ ترین لوگ

وَاعْلَمُوا أَنَّ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ تَجْتَنِبُوهُ فَقَدْ حَرَّمَهُ وَاتَّبِعُوا آثَارَ رَسُولِ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِه) وَسُنَّتَهُ فَخُذُوا بِهَا وَلا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَكُمْ وَآرَاءَكُمْ فَتَضِلُّوا فَإِنَّ أَضَلَّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ وَرَأْيَهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللهِ.

آگاہ رہیں! جس کام کو اللہ نے ترک کرنے کا حکم دیا ہے وہ حرام ہے اور ان کے بارے میں آنحضرت اللہ السلام کے فرامین کی پیروی کرتے ہوئے ہوا و ہوس اور باطل آراء کو ٹھکرا دیا جائے کیونکہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ گمراہ لوگ وہ ہیں جو ہوائے نفس اور باطل نظریات کی اتباع کرتے ہیں۔

اپنے ساتھ نیکی

وَأَحْسِنُوا إِلَى أَنْفُسِكُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لأَنْفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا.

جتنا ہو سکے اپنے آپ کے ساتھ نیکی کرو اگر تم نے کسی کے ساتھ نیکی کی تو در حقیقت تم نے اپنے ساتھ نیکی کی ہے یعنی اس کی بازگشت تمہاری اپنی طرف ہی ہوگی اور اسی طرح برائی کی بازگشت بھی تمہاری اپنی طرف ہی ہوگی۔

حسن معاشرت

وَجَامِلُوا النَّاسَ وَلا تَحْمِلُوهُمْ عَلَى رِقَابِكُمْ تَجْمَعُوا مَعَ ذَلِكَ طَاعَةَ رَبِّكُمْ.

لوگوں کے ساتھ اچھا میل جول اور معاشرت اختیار کرو لیکن نہ اس طرح سے کہ وہ تم پر سوار ہو جائیں ان سے اس طرح سے تعلقات رکھیں کہ اللہ کی اطاعت انجام پا جائے۔

دشمن کو گالی دینے کی ممانعت

وَإِيَّاكُمْ وَسَبَّ أَعْدَاءِ اللهِ حَيْثُ يَسْمَعُونَكُمْ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدْواً بِغَيْرِ عِلْمٍ وَقَدْ يَنْبَغِي لَكُمْ أَنْ تَعْلَمُوا حَدَّ سَبِّهِمْ للهِ كَيْفَ هُوَ إِنَّهُ مَنْ سَبَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ فَقَدِ انْتَهَكَ سَبَّ اللهِ وَمَنْ أَظْلَمُ عِنْدَ اللهِ مِمَّنِ اسْتَسَبَّ للهِ وَلأَوْلِيَاءِ اللهِ فَمَهْلاً مَهْلاً فَاتَّبِعُوا أَمْرَ اللهِ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلا بِاللهِ

اللہ کے دشمنوں کو جب وہ تم پر غصہ اور غضبناک ہوں تو گالیاں نہ دو تاکہ وہ غیر دانستہ طور پر اللہ کے بارے میں جسارت نہ کریں، جس نے اللہ کے دوستوں کو برا بھلا کہا گویا اس نے اللہ تعالی کو برا بھلا کہا ہے اللہ کے نزدیک اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ تعالی اور اس کے اولیاء کو برا بھلا کہلوانے کا سبب بنا ہے۔ پس اس طرح کے عمل سے اپنے آپ کو بچا کر حکم الہی کی اطاعت کرو۔

رسول خداؐ اور آئمہ اہل بیتؑ کی سیرت پر چلنے کا حکم

وَقَالَ أَيَّتُهَا الْعِصَابَةُ الْحَافِظُ اللهُ لَهُمْ أَمْرَهُمْ عَلَيْكُمْ بِآثَارِ رَسُولِ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) وَسُنَّتِهِ وَآثَارِ الأَئِمَّةِ الْهُدَاةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) مِنْ بَعْدِهِ وَسُنَّتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ أَخَذَ بِذَلِكَ فَقَدِ اهْتَدَى وَمَنْ تَرَكَ ذَلِكَ وَرَغِبَ عَنْهُ ضَلَّ لأَنَّهُمْ هُمُ الَّذِينَ أَمَرَ اللهُ بِطَاعَتِهِمْ وَوَلايَتِهِمْ۔

اے لوگو! اللہ تعالی تمہارے امور کا نگہبان ہے، تم پر رسول خداؐ کے اقوال اور سنتوں اور ان کے بعد ان کے اہل بیتؑ میں سے آئمہ ھدی کی اطاعت اور پیروی واجب ہے۔ پس جس نے اس پر عمل کیا وہ ہدایت پا گیا اور جس نے اس کو ترک کیا اور بے اعتنائی کی وہ گمراہ ہو گیا کیونکہ اللہ سبحانہ نے ان کی اطاعت وولایت کا واضح حکم دیا ہے۔

سنتوں پر عمل اور بدعتوں سے دوری کی تاکید

وَقَدْ قَالَ أَبُونَا رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) الْمُدَاوَمَةُ عَلَى الْعَمَلِ فِي اتِّبَاعِ الآثَارِ وَالسُّنَنِ وَإِنْ قَلَّ أَرْضَى للهِ وَأَنْفَعُ عِنْدَهُ فِي الْعَاقِبَةِ مِنَ الاجْتِهَادِ فِي الْبِدَعِ وَاتِّبَاعِ الأَهْوَاءِ أَلا إِنَّ اتِّبَاعَ الأَهْوَاءِ وَاتِّبَاعَ الْبِدَعِ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللهِ ضَلالٌ وَكُلُّ ضَلالَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ فِي النَّارِ وَلَنْ يُنَالَ شَيْءٌ مِنَ الْخَيْرِ عِنْدَ اللهِ إِلا بِطَاعَتِهِ وَالصَّبْرِ وَالرِّضَا لأَنَّ الصَّبْرَ وَالرِّضَا مِنْ طَاعَةِ اللهِ وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِهِ حَتَّى يَرْضَى عَنِ اللهِ فِيمَا صَنَعَ اللهُ إِلَيْهِ وَصَنَعَ بِهِ عَلَى مَا أَحَبَّ وَكَرِهَ وَلَنْ يَصْنَعَ اللهُ بِمَنْ صَبَرَ وَرَضِيَ عَنِ اللهِ إِلا مَا هُوَ أَهْلُهُ وَهُوَ خَيْرٌ لَهُ مِمَّا أَحَبَّ وَكَرِهَ

ہمارے بابا محمد رسول اللہ ص نے فرمایا ہے: "واجبات وفرائض کی ادائیگی، احکامات وفرامین الہی کی پابندی، بدعتوں سے دوری اور غلط افکار کی عدم پیروی پر ثابت قدم رہنا اللہ تعالی کی رضا وخوشنودی کی ضمانت ہے اور اس کا فائدہ اور نفع تمہیں حاصل ہوگا۔ ہوائے نفس کی پیروی اور بدعتوں کو قبول کرنا اور ان کی ترویج گمراہی کا باعث ہے، کیونکہ خدا کے حکم کے برخلاف ہر حکم اور دستور بدعت ہے اور بدعتوں

کی پیروی کا نتیجہ آتش جہنم ہے اور اس سے کسی کو کوئی خیر نہیں پہنچے گی مگر اس صورت میں جب حق تعالی کے احکامات کو تسلیم کیا جائے اور اس کے اوامر کے آگے سر جھکا دیا جائے۔ یاد رکھو! ایمان کامل اللہ تعالی کی رضا و خوشنودی اور اپنی خواہشات پر اس کی مرضی کو مقدم کرنے سے حاصل ہوتا ہے اور جو لوگ سختیوں پر صبر و تحمل کریں گے وہ اللہ کی طرف سے بہترین اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔

نمازوں کے اوقات کی پابندی

وَ عَلَیْکُمْ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَی الصَّلَوَاتِ وَ الصَّلَاةِ الْوُسْطَی وَ قُومُوا لِلَّهِ قَانِتِینَ کَمَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ الْمُؤْمِنِینَ فِی کِتَابِهِ مِنْ قَبْلِکُمْ۔

تم پر نمازوں کی پابندی کرنا لازم ہے خصوصاً نماز ظہر کی، اور خضوع و خشوع کریں جس طرح اللہ نے اپنی کتاب میں تم سے پہلے والے مؤمنین کو حکم دیا ہے۔

غرباء و مساکین سے محبت اور ان کا احترام

وَ إِیَّاکُمْ وَ عَلَیْکُمْ بِحُبِّ الْمَسَاکِینِ الْمُسْلِمِینَ فَإِنَّهُ مَنْ حَقَّرَهُمْ وَ تَکَبَّرَ عَلَیْهِمْ فَقَدْ زَلَّ عَنْ دِینِ اللَّهِ وَ اللَّهُ لَهُ حَاقِرٌ مَاقِتٌ وَ قَدْ قَالَ أَبُونَا رَسُولُ اللَّهِ ص أَمَرَنِی رَبِّی بِحُبِّ الْمَسَاکِینِ الْمُسْلِمِینَ مِنْهُمْ۔

تم پر غریب اور مسکین مسلمانوں سے محبت اور دوستی لازم ہے، انہیں حقیر سمجھنا اور ان پر برتری جتلانا اللہ کے دین کو حقیر و بے وقعت جاننا ہے۔ میرے بابا رسول خدا اللہ اسلام نے فرمایا ہے: "نادار اور غریب افراد سے محبت کرنے کا اللہ تعالی نے تاکید کے ساتھ حکم دیا ہے"۔

کسی مسلمان کو حقیر نہ سمجھنا

وَ اعْلَمُوا أَنَّ مَنْ حَقَّرَ أَحَداً مِنَ الْمُسْلِمِینَ أَلْقَی اللَّهُ عَلَیْهِ الْمَقْتَ مِنْهُ وَ الْمَحْقَرَةَ حَتَّی یَمْقُتَهُ النَّاسُ وَ اللَّهُ لَهُ أَشَدُّ مَقْتاً۔

جان لو کہ جب بھی کوئی کسی مسلمان کو حقیر اور چھوٹا سمجھے گا تو اللہ تعالی اور مخلوق خدا اسے حقارت اور ذلت کی نگاہ سے دیکھیں گے اور اللہ عذاب دینے پر سب سے زیادہ قادر ہے۔

مسلمانوں اور مساکین کے حقوق کی پاسداری

فَاتَّقُوا اللَّهَ فِی إِخْوَانِکُمُ الْمُسْلِمِینَ الْمَسَاکِینِ فَإِنَّ لَهُمْ عَلَیْکُمْ حَقّاً أَنْ تُحِبُّوهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ رَسُولَهُ ص بِحُبِّهِمْ فَمَنْ لَمْ یُحِبَّ مَنْ أَمَرَ اللَّهُ بِحُبِّهِ فَقَدْ عَصَی اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ مَنْ عَصَی اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ مَاتَ عَلَی ذَلِکَ مَاتَ وَ هُوَ مِنَ الْغَاوِینَ

اپنے غریب و مسکین مسلمان بھائیوں کے حقوق کو پامال اور غصب کرنے سے پرہیز کریں، انہیں اپنا دوست سمجھیں، کیونکہ ان سے محبت اور

دوستی رکھنا اللہ تعالی کا محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم اور دستور ہے اگر کوئی اپنی زندگی میں اس فرمان کی بجا آوری میں کوتاہی کا مرتکب ہو تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کے مقابلے پر طغیان اور سرکشی کی ہے اور اگر اسی سرکشی اور طغیان کی حالت میں اسے موت آجائے تو وہ ہلاک اور تباہ و برباد ہو گیا۔

احساس برتری اور غرور سے اجتناب

وَإِيَّاكُمْ وَالْعَظَمَةَ وَالْكِبْرَ فَإِنَّ الْكِبْرَ رِدَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ نَازَعَ اللَّهَ رِدَاءَهُ خَصَمَهُ اللَّهُ وَأَذَلَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۔خود پرستی خود پسندی اور غرور و تکبر سے اجتناب کرو کیونکہ کبر و بڑائی اللہ تعالی سے مخصوص ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی تکبر کرنے والوں اور اپنے آپ کو دوسروں سے برتر سمجھنے والوں کو ذلیل وخوار کرے گا۔

ایک دوسرے پر ظلم سے پرہیز

وَإِيَّاكُمْ أَنْ يَبْغِيَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ خِصَالِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ مَنْ بَغَى صَيَّرَ اللَّهُ بَغْيَهُ عَلَى نَفْسِهِ وَصَارَتْ نُصْرَةُ اللَّهِ لِمَنْ بُغِيَ عَلَيْهِ وَمَنْ نَصَرَهُ اللَّهُ غَلَبَ وَأَصَابَ الظَّفَرَ مِنَ اللَّهِ

ایک دوسرے پر ظلم وستم کرنے سے احتراز کرو کیونکہ ظلم کرنا اچھے افراد کو زیب نہیں دیتا۔ ظالم دوہرے ظلم کا مرتکب ہوتا ہے۔ مظلوم کا ناصرو مددگار خدا ہوتا ہے جس کا مددگار خدا ہو وہی حقیقی کامیاب ہوتا ہے اور کامیابی اور فتح فقط اللہ کی جانب سے ہے۔

حسد سے اجتناب

وَإِيَّاكُمْ أَنْ يَحْسُدَ بَعْضُكُمْ بَعْضاً فَإِنَّ الْكُفْرَ أَصْلُهُ الْحَسَدُ

ایک دوسرے سے حسد وکنیہ سے احتراز کرو کیونکہ کفر کا سرچشمہ حسد وکینہ توزی ہے۔

ظالم کی مخالفت اور مظلوم کی حمایت

وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُعِينُوا عَلَى مُسْلِمٍ مَظْلُومٍ فَيَدْعُوَ اللَّهَ عَلَيْكُمْ وَيُسْتَجَابَ لَهُ فِيكُمْ فَإِنَّ أَبَانَا رَسُولَ اللَّهِ ص كَانَ يَقُولُ إِنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ

خبردار کسی ظالم کے مددگار نہ بننا، کیونکہ اس سے مظلوم تمہارے لئے بددعا کرے گا اور میرے بابا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: مظلوم کی بددعا اور آہ اللہ تعالی سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔

ایک دوسرے کی مدد

وَلْيُعِنْ بَعْضُكُمْ بَعْضاً فَإِنَّ أَبَانَا رَسُولَ اللَّهِ (ص) كَانَ يَقُولُ إِنَّ مَعُونَةَ الْمُسْلِمِ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْراً مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَاعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔

ایک دوسرے کی مدد کرو اور ایک دوسرے سے تعاون کرو میرے بابا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: مسلمان کی مدد کرنا ایک ماہ کے روزے اور خانہ کعبہ میں اعتکاف سے زیادہ اجر و ثواب رکھتا ہے"۔

مقروض کو مہلت دینا

وَإِيَّاكُمْ وَإِعْسَارَ أَحَدٍ مِنْ إِخْوَانِكُمُ الْمُسْلِمِينَ أَنْ تُعْسِرُوهُ بِالشَّيْءِ يَكُونُ لَكُمْ قِبَلَهُ وَهُوَ مُعْسِرٌ فَإِنَّ أَبَانَا رَسُولَ اللَّهِ ص كَانَ يَقُولُ لَيْسَ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُعْسِرَ مُسْلِماً وَمَنْ أَنْظَرَ مُعْسِراً أَظَلَّهُ اللَّهُ بِظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ

کسی مسلمان بھائی سے اپنا حق یا قرض وصول کرنے کے لئے اس پر دباؤ ڈالنے سے اجتناب کریں جبکہ آپ کو اس کے فقر اور تنگدستی کا علم ہو اور میرے نانا محمد مصطفےٰ ص نے فرمایا ہے: "تمہیں کسی تنگدست مسلمان پر دباؤ اور سختی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے"۔ اور اگر کوئی شخص کسی تہی دست اور تنگدست مقروض کا لحاظ کرے تو اس پر قیامت والے دن اللہ تعالی کا سایہ ہوگا جس دن اللہ کے سایے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

حقوق اللہ کی ادائیگی میں تاخیر نہ کرنا

وَإِيَّاكُمْ أَيَّتُهَا الْعِصَابَةُ الْمَرْحُومَةُ الْمُفَضَّلَةُ عَلَى مَنْ سِوَاهَا وَحَبْسَ حُقُوقِ اللَّهِ قِبَلَكُمْ يَوْماً بَعْدَ يَوْمٍ وَسَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ فَإِنَّهُ مَنْ عَجَّلَ حُقُوقَ اللَّهِ قِبَلَهُ كَانَ اللَّهُ أَقْدَرَ عَلَى التَّعْجِيلِ لَهُ إِلَى مُضَاعَفَةِ الْخَيْرِ فِي الْعَاجِلِ وَالْآجِلِ وَإِنَّهُ مَنْ أَخَّرَ حُقُوقَ اللَّهِ قِبَلَهُ كَانَ اللَّهُ أَقْدَرَ عَلَى تَأْخِيرِ رِزْقِهِ۔

اے وہ لوگو جن پر اللہ کی رحمت اور فضل ہے! خبردار اللہ کے واجب حقوق کی ادائیگی میں سستی نہ کرنا، اس میں تاخیر سے کام نہ لینا اور حقوق اللہ کو اداء کرنے میں ٹال مٹول سے اور آج کل کرنے سے کام نہ لینا۔ اور جو واجب حقوق الٰہی کو انجام دینے میں جلدی کرے گا تو اللہ تعالی بھی اس کی روزی پہنچانے میں جلدی فرمائے گا اور جو کوئی واجب حقوق کی ادائیگی میں سستی اور کاہلی دکھائے گا تو اللہ تعالی بھی اس ک ی روزی اور رزق دینے میں تاخیر فرمائے گا۔

اللہ کے دیئے گئے رزق میں سے حق کی ادائیگی

وَمَنْ حَبَسَ اللَّهُ رِزْقَهُ لَمْ يَقْدِرْ أَنْ يَرْزُقَ نَفْسَهُ فَأَدُّوا إِلَى اللَّهِ حَقَّ مَا رَزَقَكُمْ يُطَيِّبِ اللَّهُ لَكُمْ بَقِيَّتَهُ وَيُنْجِزْ لَكُمْ مَا وَعَدَكُمْ مِنْ مُضَاعَفَتِهِ لَكُمُ الْأَضْعَافَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي لَا يَعْلَمُ عَدَدَهَا وَلَا كُنْهَ فَضْلِهَا إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ۔

جس کا رزق اللہ تعالی روک لے وہ اپنے آپ کو رزق دینے پر قادر نہیں ہے۔ جو کچھ اللہ نے تمہیں رزق دیا ہے اس میں سے اللہ کا حق ادا

کروتا کہ باقی مال تم پر حلال ہوجائے اور وہ پاک وطیب ہوجائے اور اس کے مقابلے پر اللہ تعالی تمہیں کئی گنا زیادہ عطا فرمائے گا اس کی مقدار کا علم صرف خداوند متعال کو ہے اور جو اس نے تم سے وعدہ کیا ہے وہ پورا فرمائے گا۔

اپنے رہبر اور امام کے لئے مشکل ایجاد نہ کرو

وَقَالَ اتَّقُوا اللَّهَ أَيَّتُهَا الْعِصَابَةُ وَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا يَكُونَ مِنْكُمْ مُحْرِجُ الْإِمَامِ فَإِنَّ مُحْرِجَ الْإِمَامِ هُوَ الَّذِي يَسْعَى بِأَهْلِ الصَّلَاحِ مِنْ أَتْبَاعِ الْإِمَامِ الْمُسَلِّمِينَ لِفَضْلِهِ الصَّابِرِينَ عَلَى أَدَاءِ حَقِّهِ الْعَارِفِينَ لِحُرْمَتِهِ وَاعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ نَزَلَ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ عِنْدَ الْإِمَامِ فَهُوَ مُحْرِجُ الْإِمَامِ فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ عِنْدَ الْإِمَامِ أَحْرَجَ الْإِمَامَ إِلَى أَنْ يَلْعَنَ أَهْلَ الصَّلَاحِ مِنْ أَتْبَاعِهِ الْمُسَلِّمِينَ لِفَضْلِهِ الصَّابِرِينَ عَلَى أَدَاءِ حَقِّهِ الْعَارِفِينَ بِحُرْمَتِهِ فَإِذَا لَعَنَهُمْ لِإِحْرَاجِ أَعْدَاءِ اللَّهِ الْإِمَامَ صَارَتْ لَعْنَتُهُ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَصَارَتِ اللَّعْنَةُ مِنَ اللَّهِ وَمِنَ الْمَلَائِكَةِ وَرُسُلِهِ عَلَى أُولَئِكَ

اے جماعت مؤمنین حتی المقدور کوشش کرو کہ امام اور مسلمانوں کے رہبر و راہنما کے لئے ایسی صورتحال پیدا نہ کرو جس میں وہ مجبور اور معذور ہوجائے اگر امام اضطراری حالت میں قرار پائے گا تو وہ اپنے پیروکاروں کی جان حفاظت کی خاطر ناگریز ظاہر میں ان پر نفرین کرے گا۔ آگاہ رہو کہ رحمت الہی ظاہر میں نفرین شدہ شخص کے شامل حال ہوگی، لیکن اللہ اور اس کے رسولؐ کی لعنت ونفرین اس شخص کے نصیب ہوگی جس نے امام کو مجبوری کی حالت لا کھڑا کیا ہوگا۔

اللہ اور رسول پر ایمان لانے والوں سے محبت اور ان کے دشمنوں سے بیزاری

وَاعْلَمُوا أَيَّتُهَا الْعِصَابَةُ أَنَّ السُّنَّةَ مِنَ اللَّهِ قَدْ جَرَتْ فِي الصَّالِحِينَ قَبْلُ وَقَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ حَقّاً حَقّاً فَلْيَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلْيَبْرَأْ إِلَى اللَّهِ مِنْ عَدُوِّهِمْ وَيُسَلِّمْ لِمَا انْتَهَى إِلَيْهِ مِنْ فَضْلِهِمْ لِأَنَّ فَضْلَهُمْ لَا يَبْلُغُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مَنْ دُونَ ذَلِكَ- أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا ذَكَرَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِ أَتْبَاعِ الْأَئِمَّةِ الْهُدَاةِ وَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقاً فَهَذَا وَجْهٌ مِنْ وُجُوهِ فَضْلِ أَتْبَاعِ الْأَئِمَّةِ فَكَيْفَ بِهِمْ وَفَضْلِهِمْ۔

اے مومنین! جان لو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت تم سے پہلے نیک اور صالحین کے درمیان جاری وساری تھی، جو بھی اللہ تعالی سے ملاقات کا خواہشمند ہے اور ایمان کامل تک رسائی حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسولؐ اور ان پر ایمان لانے والوں سے محبت اور دوستی رکھے اور اللہ اور اس کے رسولؐ کے دشمنوں سے بیزاری اختیار کرے اور ان کے فضائل اور کمالات کا اقرار کرے۔ کیا آپ نے آئمہ ھدی اور ہادیان برحق کے پیروکاروں کے بارے میں اللہ تعالی کا یہ فرمان نہیں سنا ہے کہ" یہی مومنین قیامت والے دن اللہ کی طرف سے

انعام یافتہ جماعت انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوں گے"۔

آیت میں مذکور اس طرح کے فضائل تو آئمہ ھدیٰ علیہم السلام کے پیروکاروں کے ہیں، پس آئمہ ھدیٰ کی شان وعظمت کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے؟

ایمان کامل کی شرائط

وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يُتِمَّ اللَّهُ لَهُ إِيمَانَهُ حَتَّى يَكُونَ مُؤْمِناً حَقّاً حَقّاً فَلْيَفِ لِلَّهِ بِشُرُوطِهِ الَّتِي اشْتَرَطَهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ قَدِ اشْتَرَطَ مَعَ وَلَايَتِهِ وَوَلَايَةِ رَسُولِهِ وَوَلَايَةِ أَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِينَ إِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَإِقْرَاضَ اللَّهِ قَرْضاً حَسَناً وَاجْتِنَابَ الْفَوَاحِشِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ فَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِمَّا فُسِّرَ مِمَّا حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا وَقَدْ دَخَلَ فِي جُمْلَةِ قَوْلِهِ فَمَنْ دَانَ اللَّهَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ مُخْلِصاً لِلَّهِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لِنَفْسِهِ فِي تَرْكِ شَيْءٍ مِنْ هَذَا-فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ فِي حِزْبِهِ الْغَالِبِينَ- وَهُوَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ حَقّاً-

-جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ اس کے ایمان کو کامل فرمادے اور وہ حقیقی مؤمن بن جائے تو چاہیے کہ اللہ کے عہد و پیمان کو پورا کرے ، باایمان لوگوں کے ساتھ دوستی میں سچا ہو کیونکہ اللہ، رسول اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کے ساتھ دوستی کی شرط نماز ادا کرنا، زکوۃ ادا کرنا مؤمنین کی حاجت روائی کرنا اور ضرورت مند کو قرض الحسنہ دینا، اور خلوت وجلوت میں گناہوں سے پرہیز کرنا ہے۔ جب بھی یہ اعمال بغیر کسی شک و تردید کے اور صرف خدا کے لئے انجام دیئے جائیں تو انجام دینے والا اس توحید پرست گروہ میں داخل ہوگا جو ہمیشہ سبقت کرنے والا اور کامیاب ہے اور یہی حقیقی مؤمن ہیں۔

حرام کاموں سے ہر صورت میں اجتناب

وَإِيَّاكُمْ وَالْإِصْرَارَ عَلَى شَيْءٍ مِمَّا حَرَّمَ اللَّهُ فِي ظَهْرِ الْقُرْآنِ وَبَطْنِهِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ إِلَى هَاهُنَا رِوَايَةُ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعٍ يَعْنِي الْمُؤْمِنِينَ قَبْلَكُمْ إِذَا نَسُوا شَيْئاً مِمَّا اشْتَرَطَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ عَرَفُوا أَنَّهُمْ قَدْ عَصَوُا اللَّهَ فِي تَرْكِهِمْ ذَلِكَ الشَّيْءَ فَاسْتَغْفَرُوا وَلَمْ يَعُودُوا إِلَى تَرْكِهِ فَذَلِكَ مَعْنَى قَوْلِ اللَّهِ- »وَ لَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ

ہر اس کام کے انجام دینے سے اجتناب کریں جسے ظاہر قرآن یا قرآن کی تفسیر جو رسول خدا یا امام معصومؑ نے کی ہے؛ میں حرام قرار دیا گیا ہے اور اس کا تکرار نہ کریں اور یہ بات اللہ تعالی نے خود قرآن میں ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ جس عمل کو ناگہانی کر بیٹھتے ہیں پھر دیدہ دانستہ دوبارہ اسے انجام نہیں دیتے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلے والے لوگ اگر کسی گناہ کو بھول کر انجام دیتے تھے تو یاد آنے پر فوراً توبہ کرتے تھے اور پھر دوبارہ اسے انجام نہیں دیتے تھے اور یہ وہی بات ہے جسے اللہ تعالی نے اپنی اس آیت میں بیان کیا ہے: (وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ)۔

اللہ تعالی کی اطاعت پر جزا اور نافرمانی پر سزا

وَ اعْلَمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ وَ نَهَى لِيُطَاعَ فِيمَا أَمَرَ بِهِ وَلِيُنْتَهَى عَمَّا نَهَى عَنْهُ فَمَنِ اتَّبَعَ أَمْرَهُ فَقَدْ أَطَاعَهُ وَ قَدْ أَدْرَكَ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ عِنْدَهُ وَ مَنْ لَمْ يَنْتَهِ عَمَّا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ عَصَاهُ فَإِنْ مَاتَ عَلَى مَعْصِيَتِهِ أَكَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّار

جان لیجئے کہ اللہ تعالی کے تمام اوامر ونواہی قابل اطاعت ہیں، اگر کسی نے تسلیم کرلیا اور ان پر عمل پیرا ہوا تو اس نے بہت زیادہ حسنات کو سمیٹ لیا اور کسی نے ان کی نافرمانی کی اور محرمات سے اجتناب نہ کیا تو اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈالا جائے۔

اللہ کی بارگاہ میں انسان کا شفیع

وَ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَ لَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَ لَا مَنْ دُونَ ذَلِكَ مِنْ خَلْقِهِ كُلِّهِمْ إِلَّا طَاعَتُهُمْ لَهُ فَاجْتَهِدُوا فِي طَاعَةِ اللَّهِ إِنْ سَرَّكُمْ أَنْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ حَقّاً حَقّاً وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

۔ اور جان لیں کہ اللہ تعالی اور بندے کے درمیان نہ کوئی فرشتہ شفیع ہے اور نہ کوئی نبی، فقط اللہ کے احکامات کی پابندی؛ پس اگر حقیقی مؤمن بننا چاہتے ہو تو اللہ کی اطاعت میں کوشاں رہو اور خدا کے علاوہ کوئی طاقت اور قدرت نہیں۔

اسلام کا مطلب

وَ قَالَ وَ عَلَيْكُمْ بِطَاعَةِ رَبِّكُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّ اللَّهَ رَبُّكُمْ وَ اعْلَمُوا أَنَّ الْإِسْلَامَ هُوَ التَّسْلِيمُ وَ التَّسْلِيمَ هُوَ الْإِسْلَامُ فَمَنْ سَلَّمَ فَقَدْ أَسْلَمَ وَ مَنْلَمْ يُسَلِّمْ فَلَا إِسْلَامَ لَهُ۔

تم پر تا حد امکان اور طاقت احکام الہیہ کو قبول کرنا اور ان پر عمل کرنا لازم ہے، کیونکہ اللہ تعالی تمہارا مولی وآقا ہے۔ اسلام اللہ کے احکامات کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا نام ہے ایسا شخص مسلمان اور خدا کے سامنے تسلیم ہے۔ اور اگر کوئی اس کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتا اور اس کے احکامات پر عمل نہیں کرتا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔

اپنے ساتھ بھلائی

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْلِغَ إِلَى نَفْسِهِ فِي الْإِحْسَانِ فَلْيُطِعِ اللَّهَ فَإِنَّهُ مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ فَقَدْ أَبْلَغَ إِلَى نَفْسِهِ فِي الْإِحْسَانِ

جو شخص اپنے ساتھ نیکی اور بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے خالص اللہ کا فرمانبردار بننا چاہیے، کیونکہ اللہ کی اطاعت انسان کے لئے بہترین ہدیہ اور تحفہ ہے۔

نیک او برائی برابر نہیں

وَ إِيَّاكُمْ وَ مَعَاصِيَ اللّٰهِ أَنْ تَرْكَبُوهَا فَإِنَّهُ مَنِ انْتَهَكَ مَعَاصِيَ اللّٰهِ فَرَكِبَهَا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الْإِسَاءَةِ إِلَى نَفْسِهِ وَ لَيْسَ بَيْنَ الْإِحْسَانِ وَ الْإِسَاءَةِ مَنْزِلَةٌ فَلِأَهْلِ الْإِحْسَانِ عِنْدَ رَبِّهِمُ الْجَنَّةُ وَ لِأَهْلِ الْإِسَاءَةِ عِنْدَ رَبِّهِمُ النَّارُ فَاعْمَلُوا بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَ اجْتَنِبُوا مَعَاصِيَهُ

گناہوں کے ارتکاب سے پرہیز کریں، کیونکہ گناہ، بدکاری، برائی اور بدکرداری اللہ تعالی کی بارگاہ میں گستاخی اور جسارت ہے اور اس کا نقصان اور وبال خود انسان پر ہے۔نیکی اور بدی کا کوئی تقابل اور موازنہ ہی نہیں ہے نیک افراد کے لئے بہشت ہے اور گناہ کاروں اور بڑے لوگوں کی سزا دوزخ ہے۔اللہ کی اطاعت کرو اور گناہ کے قریب بھی نہ جاؤ۔

اللہ کی رضا کے حصول کا ذریعہ

وَ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ يُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِهِ شَيْئاً لَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَ لَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَ لَا مَنْ دُونَ ذَلِكَ فَمَنْ سَرَّهُ أَنْ تَنْفَعَهُ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ عِنْدَ اللّٰهِ فَلْيَطْلُبْ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يَرْضَى عَنْهُ وَ اعْلَمُوا أَنَّ أَحَداً مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ لَمْ يُصِبْ رِضَا اللّٰهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ وَ طَاعَةِ رَسُولِهِ وَ طَاعَةِ وُلَاةِ أَمْرِهِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ ص وَ مَعْصِيَتُهُمْ مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَ لَمْ يُنْكِرْ لَهُمْ فَضْلًا عَظُمَ أَوْ صَغُرَ

یادرکھو!تمہیں اللہ تعالی کی ذات سے نہ کوئی ملک مقرب، نہ کوئی پیغمبر، نہ کوئی مرسل اور نہ کوئی اور بے نیاز کرسکتا ہے۔اگر تم چاہتے ہو کہ شفاعت کرنے والوں کی شفاعت تمہیں نصیب ہو تو اللہ کی رضا و خشنودی کو طلب کرو اور یادرکھو اللہ تعالی کی رضا و خشنودی کسی کو اللہ تعالی، پیغمبر اکرمؐ اور ان کے برحق جانشینوں کی اطاعت اور فرمانبرداری کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی اور ان ہستیوں کے فضائل اور مقامات کے اقرار کے بغیر بھی نصیب نہیں ہوسکتی۔

منافق کون؟

وَ اعْلَمُوا أَنَّ الْمُنْكِرِينَ هُمُ الْمُكَذِّبُونَ وَ أَنَّ الْمُكَذِّبِينَ هُمُ الْمُنَافِقُونَ وَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ لِلْمُنَافِقِينَ وَ قَوْلُهُ الْحَقُّ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَ لَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيراً-

جان لیں جو بھی اللہ، اس کے رسولؐ اور رسول خداؐ کے جانشینوں کے منکر ہیں وہ جھوٹے ہیں اور جھوٹے منافق ہوتے ہیں اور خدائے بزرگ و برتر نے منافقین کے بارے میں یوں فرمایا ہے: "منافقین کا ٹھکانہ جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہے اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

شیاطین کے عزائم

وَلَا يَفْرَقَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ أَلْزَمَ اللّٰهُ قَلْبَهُ طَاعَتَهُ وَخَشْيَتَهُ مِنْ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مِمَّنْ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْ صِفَةِ الْحَقِّ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ أَهْلِهَا فَإِنَّ مَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ صِفَةِ الْحَقِّ فَأُولٰئِكَ هُمْ شَيَاطِينُ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ- وَإِنَّ لِشَيَاطِينِ الْإِنْسِ حِيلَةً وَمَكْراً وَخَدَائِعَ وَوَسْوَسَةً بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ يُرِيدُونَ إِنِ اسْتَطَاعُوا أَنْ يَرُدُّوا أَهْلَ الْحَقِّ عَمَّا أَكْرَمَهُمُ اللّٰهُ بِهِ مِنَ النَّظَرِ فِي دِينِ اللّٰهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ شَيَاطِينَ الْإِنْسِ مِنْ أَهْلِهِ إِرَادَةَ أَنْ يَسْتَوِيَ أَعْدَاءُ اللّٰهِ وَأَهْلُ الْحَقِّ- فِي الشَّكِّ وَالْإِنْكَارِ وَالتَّكْذِيبِ فَيَكُونُونَ سَوَاءً كَمَا وَصَفَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ مِنْ قَوْلِهِ وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً

جو بھی دل سے اللہ کی اطاعت کرے اور اس سے ڈرے تو وہ باطل سے ہرگز خوف نہیں کھائے گا؛ کیونکہ باطل کے طرفدار اللہ کے فرمانبردار نہیں ہیں اور وہ شیاطین کی مانند ہیں اور شیاطین مکر وفریب دھوکا اور وسوسوں کا سرچشمہ اور منبع ہیں۔ ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ وہ حق کے پیروکاروں کو راہ حق سے منحرف کردیں، انہیں شک وتردید اور گمراہی میں مبتلا کردیں۔ قرآن میں ارشاد الٰہی ہے: "منحرف افراد یہ چاہتے ہیں کہ تم بھی ان کی طرح کافر ہو جاؤ اور ان کے راستے پر چلنے لگو تم اور وہ ایک جیسے ہو جائیں۔

اللہ کے دشمنوں کو دوست مت بناؤ

ثُمَّ نَهَى اللّٰهُ أَهْلَ النَّحْرِ بِالْحَقِّ أَنْ يَتَّخِذُوا مِنْ أَعْدَاءِ اللّٰهِ وَلِيّاً وَلَا نصيراً-

اس کے بعد اللہ تعالی نے اہل حق اور اہل توفیق کو اللہ کے دشمنوں کو دوست اور مددگار بنانے منع فرمایا ہے۔

ثُمَّ نَهَى اللّٰهُ أَهْلَ النَّصْرِ بِالْحَقِّ أَنْ يَتَّخِذُوا مِنْ أَعْدَاءِ اللّٰهِ وَلِيّاً وَلَا نَصِيراً ∘اعرفوا

مخالفین کے ساتھ طرز عمل

لَا يُهَوِّلَنَّكُمْ وَلَا يَرُدَّنَّكُمْ عَنِ النَّصْرِ بِالْحَقِّ الَّذِي خَصَّكُمُ اللّٰهُ بِهِ مِنْ حِيلَةِ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَمَكْرِهِمْ مِنْ أُمُورِكُمْ تَدْفَعُونَ أَنْتُمُ السَّيِّئَةَ »بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ« فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ تَلْتَمِسُونَ بِذٰلِكَ وَجْهَ رَبِّكُمْ بِطَاعَتِهِ وَهُمْ لَا خَيْرَ عِنْدَهُمْ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تُظْهِرُوهُمْ عَلَى أُصُولِ دِينِ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ إِنْ سَمِعُوا مِنْكُمْ فِيهِ شَيْئاً عَادَوْكُمْ عَلَيْهِ وَرَفَعُوهُ عَلَيْكُمْ- وَجَهَدُوا عَلَى هَلَاكِكُمْ وَاسْتَقْبَلُوكُمْ بِمَا تَكْرَهُونَ وَلَمْ يَكُنْ لَكُمُ النَّصَفَةُ مِنْهُمْ فِي دُوَلِ الْفُجَّارِ

پس تم دل میں کسی قسم کا خوف نہ کھاؤ اور حق کی مدد ونصرت سے پیچھے نہ ہٹو اور اللہ سبحانہ ان ابلیس صفت افراد کے دھوکے اور فریب سے تمہیں محفوظ رکھے گا۔ تم ان کی برائیوں اور ناپسندیدہ کردار کو اپنے حسن سلوک اور اچھے اخلاق سے دور کردو۔ اور اس ذریعے اللہ کی خوشنودی

کو حاصل کر، اگر چہ ان میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔ تمہارے لئے ہرگز جائز نہیں ہے کہ تم مخالفین کے سامنے دین الٰہی کے اصول دین بیان کرو، یا ان کی پاسداری کرو کیونکہ اس طرح کی چیزیں تم سے سن کر وہ تم سے دشمنی کرنے لگتے ہیں اور تمہیں تباہ و برباد اور ہلاک کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور طبیعی امر ہے کہ ظالم و ستمگر حکومت میں تمہیں انصاف نہیں مل سکے گا اور تم اپنا نقصان کر بیٹھو گے۔

فاسق اور مؤمن برابر نہیں

فَاعْرِفُوا مَنْزِلَتَكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ أَهْلِ الْبَاطِلِ- فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَهْلِ الْحَقِّ أَنْ يُنْزِلُوا أَنْفُسَهُمْ مَنْزِلَةَ أَهْلِ الْبَاطِلِ- لِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ أَهْلَ الْحَقِّ عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةِ أَهْلِ الْبَاطِلِ أَلَمْ يَعْرِفُوا وَجْهَ قَوْلِ اللَّهِ فِي كِتَابِهِ إِذْ يَقُولُ »أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ

گمراہوں اور دھوکا و فریب میں مبتلا افراد کے مقابلے پر اپنا بلند مقام و مرتبہ پہچانو اور ان کے ساتھ اپنا موازنہ بالکل نہ کرو اور اپنے آپ کو انکی پست سطح تک نہ لے جاؤ، کیونکہ اللہ تعالی نے تمہارا مرتبہ بہت بلند قرار دیا ہے۔ کیا تم نے قرآن کی اس آیت کو نہیں سنا جس میں ارشاد ہوتا ہے: "مؤمنین اور نیک افراد اور برے اور گناہوں سے آلودہ افراد کا مقام و مرتبہ ہرگز برابر نہیں ہے اسی طرح فاسقین اور متقین بھی آپس میں یکساں نہیں ہیں۔

اپنے مقام و مرتبہ کی حفاظت

أَكْرِمُوا أَنْفُسَكُمْ عَنْ أَهْلِ الْبَاطِلِ وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَى وَإِمَامَكُمْ وَدِينَكُمُ الَّذِي تَدِينُونَ بِهِ عُرْضَةً لِأَهْلِ الْبَاطِلِ فَتُغْضِبُوا اللَّهَ عَلَيْكُمْ فَتَهْلِكُوا

اہل باطل کے مقابلے پر اپنے مقام کی حفاظت کرو اور کسی طور پر بھی اللہ تعالی کی عظمت، اپنے پیشواؤں اور اپنے دینی عقائد کی اہل باطل کے سامنے توہین نہ کراؤ اور ان کی اہمیت کو نہ گھٹاؤ بصورت دیگر تم پر غضب الٰہی نازل ہوگا اور ہلاکت تمہارا مقدر بنے گی۔

اللہ کی خاطر دوستی اور دشمنی

فَمَهْلًا مَهْلًا يَا أَهْلَ الصَّلَاحِ لَا تَتْرُكُوا أَمْرَ اللَّهِ وَأَمْرَ مَنْ أَمَرَكُمْ بِطَاعَتِهِ فَيُغَيِّرَ اللَّهُ مَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ أَحِبُّوا فِي اللَّهِ مَنْ وَصَفَ صِفَتَكُمْ وَأَبْغِضُوا فِي اللَّهِ مَنْ خَالَفَكُمْ وَابْذُلُوا مَوَدَّتَكُمْ وَنَصِيحَتَكُمْ لِمَنْ وَصَفَ صِفَتَكُمْ وَلَا تَبْتَذِلُوهَا لِمَنْ رَغِبَ عَنْ صِفَتِكُمْ وَعَادَاكُمْ عَلَيْهَا وَبَغَى لَكُمُ الْغَوَائِلَ-

اے نیک و صالح بندو! آہستہ آہستہ! اللہ کے احکامات کی پابندی کرو اور اس کے اوامر کی اطاعت کرو اور ان کو نافذ کرو تا کہ اللہ کی نعمتیں تم پر جاری و ساری رہیں۔ جو اللہ کے دوست ہیں ان سے خدا کی خاطر دوستی کرو اور اللہ کے دشمنوں سے خدا کی خاطر دشمنی رکھو۔ پنی محبت اور دوستی کو حق کے راہیوں اور طرفداروں پر نچھاور کرو اور دین کے مخالفین اور دشمنوں سے نیکی اور بھلائی نہ کرو۔

تعلیمات الٰہی کو قبول کرنا

هَذَا أَدَبُنَا أَدَبُ اللهِ فَخُذُوا بِهِ وَتَفَهَّمُوهُ وَاعْقِلُوهُ وَلَا تَنْبِذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ مَا وَافَقَ هُدَاكُمْ أَخَذْتُمْ بِهِ وَمَا وَافَقَ هَوَاكُمْ طَرَحْتُمُوهُ وَلَمْتَأْخُذُوا بِهِ۔

اللہ تعالیٰ نے جن باتوں کی ہمیں تعلیم دی ہے اور جن چیزوں کی ہمیں تربیت دی ہے انہیں تلاش کرو انہیں سمجھو اور ان کے بارے میں غور و فکر کرو جو چیز تمہاری ہدایت و راہنمائی کا موجب ہے اسے قبول کرلو اور اپنی خواہشات اور میلانات کو دور پھینک دو اور ان سے کنارہ کشی اختیار کرو۔

اللہ تعالیٰ کی سرکشی سے پرہیز

وَإِيَّاكُمْ وَالتَّجَبُّرَ عَلَى اللهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ عَبْدًا لَمْ يُبْتَلَ بِالتَّجَبُّرِ عَلَى اللهِ إِلَّا تَجَبَّرَ عَلَى دِينِ اللهِ فَاسْتَقِيمُوا لِلَّهِ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلَى أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ أَجَارَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ مِنَ التَّجَبُّرِ عَلَى اللهِ وَلَا قُوَّةَ لَنَا وَلَكُمْ إِلَّا بِاللهِ

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کے مقابلے پر سرکشی سے مکمل پرہیز کرو اور تمہیں جان لینا چاہیے کہ اللہ اور اس کے احکامات کے سامنے طغیان و سرکشی خسارے کا موجب ہے اور دور جاہلیت و ذلت و خواری کیطرف بازگشت ہے، اللہ کی ہرگز نافرمانی نہ کرو کیونکہ میری اور آپ کی توانائیاں اللہ تعالیٰ کی عنایتوں کی مرہون منت ہیں۔

اصل خلقت میں ایمان

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ خَلَقَهُ اللهُ فِي الْأَصْلِ أَصْلِ الْخَلْقِ مُؤْمِناً لَمْ يَمُتْ حَتَّى يُكَرِّهَ اللهُ إِلَيْهِ الشَّرَّ وَيُبَاعِدَهُ عَنْهُ وَمَنْ كَرَّهَ اللهُ إِلَيْهِ الشَّرَّ وَبَاعَدَهُ عَنْهُ عَافَاهُ اللهُ مِنَ الْكِبْرِ أَنْ يَدْخُلَهُ وَالْجَبْرِيَّةِ فَلَانَتْ عَرِيكَتُهُ وَحَسُنَ خُلُقُهُ وَطَلُقَ وَجْهُهُ وَصَارَ عَلَيْهِ وَقَارُ الْإِسْلَامِ وَسَكِينَتُهُ وَتَخَشُّعُهُ وَوَرِعَ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ وَاجْتَنَبَ مَسَاخِطَهُ وَرَزَقَهُ اللهُ مَوَدَّةَ النَّاسِ وَمُجَامَلَتَهُمْ وَتَرْكَ مُقَاطَعَةِ النَّاسِ وَالْخُصُومَاتِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْهَا وَلَا مِنْ أَهْلِهَا فِي شَيْءٍ

جب بھی کسی انسان کی فطرت میں خدا پرستی ہوگی اور وہ اصل خلقت میں مؤمن ہوگا تو وہ دنیا سے نہیں جائے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی برائیوں کو دور فرما دے گا وہ تکبر سے محفوظ رہے گا اور اس کا کردار و رفتار نیک ہو جائے گا، اس کا چہرہ نورانی ہو جائے گا وقار و سکون اس کے چہرے سے عیاں ہوگا اس کا دل خوف الٰہی سے پر ہو جائے گا وہ محرمات سے پرہیز کرنے لگے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دے گا لوگوں سے وہ دوستی کرنے لگے گا اور لوگوں سے دشمنی اور قطع رابطہ کو وہ ترک کر دے گا۔

اصل خلقت میں کفر اور اس کا انجام

وَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ اللهُ خَلَقَهُ فِي الْأَصْلِ أَصْلِ الْخَلْقِ كَافِراً لَمْ يَمُتْ حَتَّى يُحَبِّبَ إِلَيْهِ الشَّرَّ وَ يُقَرِّبَهُ مِنْهُ فَإِذَا حَبَّبَ إِلَيْهِ الشَّرَّ وَ قَرَّبَهُ مِنْهُ ابْتُلِيَ بِالْكِبْرِ وَ الْجَبْرِيَّةِ فَقَسَا قَلْبُهُ وَ سَاءَ خُلُقُهُ وَ غَلُظَ وَجْهُهُ وَ ظَهَرَ فُحْشُهُ وَ قَلَّ حَيَاؤُهُ وَ كَشَفَ اللهُ سِتْرَهُ وَ رَكِبَ الْمَحَارِمَ فَلَمْ يَنْزِعْ عَنْهَا وَ رَكِبَ مَعَاصِيَ اللهِ وَ أَبْغَضَ طَاعَتَهُ وَ أَهْلَهَا فَبُعْدٌ مَا بَيْنَ حَالِ الْمُؤْمِنِ وَ حَالِ الْكَافِرِ سَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ وَ اطْلُبُوهَا إِلَيْهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

جب بھی کوئی بندہ اصل فطرت میں منکر خدا ہوگا وہ دنیا سے نہیں جائے گا مگر یہ کہ اللہ تعالی اسے بدبختی اور بدی میں مبتلا کرے گا اور بدبختی جس کا نصیب بن جائے گی وہ غرور وتکبر اور خودخواہی میں مبتلا ہو جائے گا، اس کا دل سخت اور بے رحم بن جائے گا اس کی چال ڈھال ناپسندیدہ ہو جائے گی، اس کا چہرہ سیاہ اور بدصورت، زبان گندی اور گفتار بڑی ہو جائے گی اس کے اندر سے شرم وحیا اٹھ جائے گی، اس کے راز خدا فاش کر دے گا، وہ حرام اور غلط کاموں کا ارتکاب کرے گا، اس کا دامن ہمیشہ گناہوں سے آلودہ رہے گا، وہ اللہ کی اطاعت سے دوری اختیار کرے گا۔ مؤمن اور کافر کے درمیان یہ سب فرق ہیں۔ اللہ تعالی سے اچھائی اور عافیت طلب کرو کیونکہ طاقت وتوانائی کا سرچشمہ اللہ کی ذات ہی ہے۔

آئمہ علیہم السلام کی اطاعت کا حکم

صَبِّرُوا النَّفْسَ عَلَى الْبَلَاءِ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ تَتَابُعَ الْبَلَاءِ فِيهَا وَ الشِّدَّةَ فِي طَاعَةِ اللهِ وَ وَلَايَتِهِ وَ وَلَايَةِ مَنْ أَمَرَ بِوَلَايَتِهِ خَيْرٌ عَاقِبَةً عِنْدَ اللهِ فِي الْآخِرَةِ مِنْ مُلْكِ الدُّنْيَا وَ إِنْ طَالَ تَتَابُعُ نَعِيمِهَا وَ زَهْرَتِهَا وَ غَضَارَةُ عَيْشِهَا فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَ وَلَايَةِ مَنْ نَهَى اللهُ عَنْ وَلَايَتِهِ وَ طَاعَتِهِ- فَإِنَّ اللهَ أَمَرَ بِوَلَايَةِ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ سَمَّاهُمُ اللهُ فِي كِتَابِهِ فِي قَوْلِهِ »وَ جَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا« وَ هُمُ الَّذِينَ أَمَرَ اللهُ بِوَلَايَتِهِمْ وَ طَاعَتِهِمْ

مشکلات اور سختیوں کے مقابلے پر اپنے بدن کو صبر وتحمل کی عادت ڈالو کیونکہ سختیوں میں صبر اور اللہ اور اس کے برحق اولیاء کی اطاعت دنیا کی تمام نعمتوں اور گناہوں کی ساری لذتوں سے بہت بلند وبالا ہے۔ اللہ تعالی نے آئمہ اطہار علیہم السلام کی ولایت کو ماننے کا حکم دیا ہے اور قرآن میں فرمایا ہے: "ہم نے راہنما متعین کئے ہیں تا کہ وہ لوگوں کو ہماری طرف ہدایت کریں اور اللہ نے ان پیشواؤں کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔

گمراہیوں کے امام

وَ الَّذِينَ نَهَى اللهُ عَنْ وَلَايَتِهِمْ وَ طَاعَتِهِمْ وَ هُمْ أَئِمَّةُ الضَّلَالَةِ الَّذِينَ قَضَى اللهُ أَنْ يَكُونَ لَهُمْ دُوَلٌ فِي الدُّنْيَا عَلَى أَوْلِيَاءِ اللهِ الْأَئِمَّةِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ يَعْمَلُونَ فِي دَوْلَتِهِمْ بِمَعْصِيَةِ اللهِ وَ مَعْصِيَةِ رَسُولِهِ ص لِيَحِقَّ عَلَيْهِمْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ وَ لِيَتِمَّ أَنْ تَكُونُوا مَعَ نَبِيِّ اللهِ مُحَمَّدٍ ص وَ الرُّسُلِ مِنْ قَبْلِهِ-

جن کی دوستی اور پیروی سے اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے، وہ گمراہ پیشوا ہیں اللہ نے انہیں دنیا کی چند روزہ مال ودولت دی ہے اور وہ اولیاء اور

خدا کی طرف سے مقرر کردہ رہبروں پر ظلم وجور روا رکھتے ہیں، وہوس دنیا کی چندروزہ حکومت میں تمام گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں، وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرتے ہیں۔ یہی لوگ قیامت کے دن عذاب الہی کے مستحق ہیں۔ اور تم لوگ قیامت کے دن اتمام نعمت کے طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر رسولوں کے ساتھ محشور ہوگے۔

قرآن میں انبیاء کے قصوں میں غور وفکر کی تاکید

فَتَدَبَّرُوا مَا قَصَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فِي كِتَابِهِ مِمَّا ابْتَلَى بِهِ أَنْبِيَاءَهُ وَأَتْبَاعَهُمُ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ أَنْ يُعْطِيَكُمُ الصَّبْرَ عَلَى الْبَلَاءِ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ مِثْلَ الَّذِي أَعْطَاهُمْ

آپ لوگ قرآن میں گذشتہ انبیاء اور ان کے پیروکاروں پر آنے والی مشکلات اور دشواریوں کا بغور مطالعہ کریں اور ان میں تدبر کریں، پس تم اللہ تعالی سے دعا کرو کہ تمہیں بھی سختیوں اور مصیبتوں پر صبر وتحمل عطا فرمائے۔

صالحین کی سیرت پر چلنے کا حکم

وَإِيَّاكُمْ وَمُبَاظَةَ أَهْلِ الْبَاطِلِ وَعَلَيْكُمْ بِهُدَى الصَّالِحِينَ وَوَقَارِهِمْ وَسَكِينَتِهِمْ وَحِلْمِهِمْ وَتَخَشُّعِهِمْ وَوَرَعِهِمْ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ وَصِدْقِهِمْ وَوَفَائِهِمْ وَاجْتِهَادِهِمْ لِلَّهِ فِي الْعَمَلِ بِطَاعَتِهِ فَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوا ذَلِكَ لَمْ تُنْزَلُوا عِنْدَ رَبِّكُمْ مَنْزِلَةَ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ

اہل باطل سے مناظرہ اور تنازع سے پرہیز کرو تم پر نیک اور صالح افراد کی سیرت پر چلنا لازم ہے، ان کی طرح وقار وسکون اور سکوت وخاموشی کو اختیار کریں، ان جیسی صبر وبردباری، حق کے آگے سر تسلیم خم کرنا، خدا کی مخالفت سے اجتناب اور گناہوں۔ سے پرہیز کریں۔ تمہارے لئے اہل حق جیسی سچائی، راست گوئی، درستگی، ثابت قدمی، پائیداری اختیار کرنا ضروری ہے اللہ کے راستے میں اور اس کے احکامات کے نفاذ میں سعی وکوشش کرنا تم پر واجب ہے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ کے نزدیک بہترین مقام ومرتبہ پا لوگے۔

جب اللہ کسی بندے کے بارے میں خیر کا ارادہ فرماتا ہے

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً شَرَحَ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَإِذَا أَعْطَاهُ ذَلِكَ أَنْطَقَ لِسَانَهُ بِالْحَقِّ وَعَقَدَ قَلْبَهُ عَلَيْهِ فَعَمِلَ بِهِ فَإِذَا جَمَعَ اللَّهُ لَهُ ذَلِكَ تَمَّ لَهُ إِسْلَامُهُ وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ إِنْ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ الْحَالِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَقّاً

۔ جان لیجئے کہ اگر اللہ تعالی کسی کو سعادت مند بنانا چاہتا ہے تو اس کے سینے کو کشادہ کردیتا ہے، جس کسی کو یہ سعادت نصیب ہوتی ہے اس کی زبان پر کلمہ حق جاری ہوجاتا ہے، اس کا دل غیر خدا سے خالی ہوجاتا ہے اور وہ حق وحقیقت کا اجراء کرنے والا بن جاتا ہے۔ اگر یہ صفات کسی میں اکھٹی ہوجائیں تو وہ کامل مسلمان ہے اور دین اسلام میں وہ حق کی طرف گامزن ہوگا۔

جب اللہ کسی کے بارے میں خیر کا ارادہ نہیں فرماتا

إِذَا لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْراً وَكَلَهُ إِلَى نَفْسِهِ وَكَانَ صَدْرُهُ »ضَيِّقاً حَرَجاً« فَإِنْ جَرَى عَلَى لِسَانِهِ حَقٌّ لَمْ يُعْقَدْ قَلْبُهُ عَلَيْهِ وَإِذَا لَمْ يُعْقَدْ قَلْبُهُ عَلَيْهِ لَمْ يُعْطِهِ اللّٰهُ الْعَمَلَ بِهِ فَإِذَا اجْتَمَعَ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى يَمُوتَ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَصَارَ مَا جَرَى عَلَى لِسَانِهِ مِنَ الْحَقِّ الَّذِي لَمْ يُعْطِهِ اللّٰهُ أَنْ يُعْقَدَ قَلْبُهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يُعْطِهِ الْعَمَلَ بِهِ حُجَّةً عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اور اگر خدا کسی کو ہدایت نہ کرنا چاہے تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے، اس کے سینے کو تنگ اور چھوٹا کر دیتا ہے۔ اگر ایسے شخص کی زبان کبھی خیر یا حق کا کلمہ جاری ہو بھی جائے تو اس کا دل اس کی زبان کے ساتھ نہیں دیتا اگر اس قسم کے حالات کسی کے اندر پیدا ہو جائیں اور وہ اسی حال میں مرجائے تو بلا شک وشبہ وہ اللہ کے نزدیک منافق اور راہ حق میں فساد برپا کرنے والوں میں سے ہے۔ زبان سے حق کو بیان کرنا اور پھر اس پر صحیح عمل نہ کرنا ایسے افراد کے خلاف محکم دلیل ہوگی۔

حق گوئی کی توفیق

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَسَلُوهُ أَنْ يَشْرَحَ صُدُورَكُمْ لِلْإِسْلَامِ وَأَنْ يَجْعَلَ أَلْسِنَتَكُمْ تَنْطِقُ بِالْحَقِّ حَتَّى يَتَوَفَّيكُمْ وَأَنْتُمْ عَلَى ذَلِكَ وَأَنْ يَجْعَلَ مُنْقَلَبَكُمْ مُنْقَلَبَ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

پس متقی بنو اور حقائق اسلام کو سمجھنے کے لئے اپنے سینے کو کشادہ رکھو۔ اللہ تعالی سے دعا کرو کہ وہ تمہیں مرتے دم تک حق گوئی کی توفیق دے اور تمہیں گذشتہ صالحین افراد کے مقام پر قرار دے؛ یقیناً ہر قوت وطاقت کا منبع اور سرچشمہ اللہ تعالی کی ذات ہے۔ اس کی عظیم المرتبت بارگاہ میں بے حد وحساب حمد وثناء ہے۔

اللہ سے محبت

وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ فَلْيَعْمَلْ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَلْيَتَّبِعْنَا أَلَمْ يَسْمَعْ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ ص قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ

اگر کوئی چاہتا ہے اللہ تعالی اس سے محبت کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی اطاعت وبندگی کو اپنا شیوہ بنائے۔ کیا تم نے نہیں سنا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے؟ کہہ دیں اے رسول، اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تا کہ اللہ تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے۔

اللہ کی اطاعت کا پھل

وَاللّٰهِ لَا يُطِيعُ اللّٰهَ عَبْدٌ أَبَداً إِلَّا أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي طَاعَتِهِ اتِّبَاعَنَا وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَتَّبِعُنَا عَبْدٌ أَبَداً إِلَّا أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَدَعُ أَحَدٌ اتِّبَاعَنَا أَبَداً إِلَّا أَبْغَضَنَا وَلَا وَاللّٰهِ لَا يُبْغِضُنَا أَحَدٌ أَبَداً إِلَّا عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ مَاتَ عَاصِياً لِلّٰهِ أَخْزَاهُ اللّٰهُ وَأَكَبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

خدا کی قسم! جو کوئی بھی اللہ کی اطاعت کرتا ہے اللہ اسے ہمارے دین میں داخل کر دیتا ہے اور وہ ہماری پیروی کرنے لگ جاتا ہے۔ خدا کی

قسم! جو بھی ہماری پیروی کرتا ہے اللہ تعالی اس سے محبت کرتا ہے۔ خدا کی قسم! جو بھی ہماری پیروی اور اطاعت کو ترک کرتا ہے وہ ہم سے دشمنی رکھتا ہے اور خدا کی قسم! جو بھی ہم سے دشمنی رکھتا ہے وہ اللہ سے بغاوت کرتا ہے اور گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اور جو بھی اللہ سے بغاوت کی حالت میں مر جائے تو بھڑکتی اور دہکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا۔ اللہ تعالی اعلی و برتر و عظیم جو دنیا اور آخرت کا رب ہے، کی بارگاہ میں بے شمار حمد و ستائش ہے۔